REG. E.P. No 67

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ سالانہ چھ روپے — ممالک غیر پانچ روپے(؟) — فی پرچہ ۲ ۱۰

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۵ | ۱۵ / فتح ۱۳۳۵ھش | ۱۲ / جمادی الاول ۱۳۷۶ھ - ۱۵ / دسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ / دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ"

احباب جماعت اپنے مقدس امام کی صحت و سلامتی کے ساتھ درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ / دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بلڈ پریشر پھر کچھ بڑھ گیا ہے۔ اور مسانس پر بھی اثر ہے نیز بائیں طرف کے ایک دانت میں کافی درد ہے جس کی وجہ رات نیند نہیں آئی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۳ / دسمبر۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اور خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی

میں

الٰہی انوار و برکات کا نزول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی سالانہ جلسوں میں بیان فرمودہ بعض علمی تقاریر "سیر روحانی" حصہ دوم کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئی ہیں۔ اس سے ذیل کا اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ۱۹۴۸ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے دنیا میں بنائے گئے مادی میناروں کے مقابل پر نہایت اعلیٰ درجہ کے روحانی مینار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو منارۃ البیضاء کہا گیا ہے اس کی مناسبت سے ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں آپ کو سراجاً منیرا بھی کہا گیا ہے۔ ان الفاظ میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ دوسرے لوگ مینار بناتے ہیں۔ تو اوّل مینار خود تاریک ہوتا ہے۔ دوم انہیں محنت کر کے اس پر روشنی کرنی پڑتی ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سراج کی طرح تھے۔ یعنی اُن کی روشنی ذاتی تھی اور پھر وہ روشنی مستقل اور دائمی تھی۔ چاند کی روشنی سورج سے حاصل کردہ ہوتی ہے۔ لیکن سورج میں ذاتی روشنی ہوتی ہے۔ پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مینار نہیں جس پر کوئی اور روشنی رکھتا ہو وہ روشن ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات میں ایک چمکنے والے مینار ہیں۔ لوگوں کو دنیوی میناروں کے لئے بہت کچھ محنت اور تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ ان کے لئے بجلی کے قمقموں یا تیل بتی اور دیا سلائی وغیرہ کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ پھر دوسرے چاند دن کے وقت کام نہیں آتے۔ صرف رات کے وقت ان کی روشنی سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیرا رکھا ہے جس میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ وہ روشن چراغ ہے۔ جو دن کو بھی روشنی دیتا ہے اور رات کو بھی روشنی دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے نہ تیل کی ضرورت ہے نہ بتی کی ضرورت ہے اور نہ کسی جلانے والے کی ضرورت ہے۔ آپ ہی آپ خود بخود کی طرح ہر وقت روشنی اور ضیا پاشی رہتا ہے۔

محمد رسول اللہ کی غلامی میں الٰہی انوار و برکات کا نزول

پھر جیسا کہ پہلے بتایا ہے۔ جو لوگ مینار بناتے تھے وہ اس لئے بناتے تھے کہ ان کے ذریعہ وہ خدا تعالیٰ تک پہنچ جائیں۔ مگر وہ ہمیشہ اس سے محروم رہتے تھے۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی خدا سے ملے اور جنہوں نے آپ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کو ملنا چاہا وہ بھی خدا سے ملے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اسی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(آل عمران پ ۳ پارہ)

یعنی اے لوگو! اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو اور اس سے ملنے کے خواہشمند ہو تو اس کا ذریعہ یہ ہے کہ تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑو وہ تمہیں مل جائے گا۔

غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے مینار ہیں جن کے ذریعہ انسان خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ ہزاروں ہزار مثالیں امت محمدیہ میں ایسی پائی جاتی ہیں۔ کہ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپ کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا اور اس کے کلام سے مشرف ہوئے اور اس کے نشانات ان کے لئے ظاہر ہوئے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر دوسری تمام قوموں کے فاسقوں اور فاجروں کو نکال دیا جائے اور صرف ان کے نیک اور پاک بندوں کا شمار کیا جائے تب بھی ان میں خدا رسیدہ لوگوں کی اتنی مثالیں نہیں مل سکتیں جتنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں میں ہر زمانہ میں نظر آتی ہیں۔ ہزاروں ہزار لوگ ہر زمانہ میں ایسے نظر آتے ہیں۔ جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کیا اور ان کی برکات سے دوسرے لوگ بھی متمتع ہوئے۔

حضرت عمرؓ سے قیصر کی درخواست

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک دفعہ قیصر کے سر میں شدید درد ہوا اور باوجود ہر قسم کے علاجوں کے اُسے آرام نہ آیا۔ کسی نے اُسے کہا کہ حضرت عمرؓ کو اپنے حالات لکھ کر بھجواؤ۔ اور ان سے تبرک کے طور پر کوئی چیز منگواؤ۔ وہ تمہارے لئے دعا بھی کریں گے اور تبرک بھی بھجوا دیں گے۔ ان کی دعا سے تمہیں ضرور شفا حاصل ہو جائے گی۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنا سفیر بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ یہ متکبر لوگ ہیں۔ میرے پاس اس نے کہاں آنا تھا اب یہ دکھ میں مبتلا ہوا ہے۔ تو اس نے اپنا سفیر میرے پاس بھیج دیا ہے۔ اگر میں نے اسے کوئی اور تبرک بھیجا تو ممکن ہے۔ وہ اسے حقیر سمجھ کر استعمال نہ کرے۔ اس لئے مجھے کوئی ایسی چیز بھجوانی چاہیئے۔ جو تبرک کا بھی کام دے اور اس کے تکبر کو بھی توڑ دے۔ چنانچہ انہوں نے ایک پرانی ٹوپی جس پر جگہ جگہ داغ لگے ہوئے تھے۔ اور جو میل کی وجہ سے کالی ہو چکی تھی۔ اُسے تبرک کے طور پر بھجوا دی۔ اس نے جب یہ ٹوپی دیکھی تو اُسے بہت بُرا لگا۔ تو اس نے ٹوپی نہ پہنی۔ مگر خدا تعالیٰ نے یہ بتانا چاہتا تھا کہ تمہیں برکت اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اسے اتنا شدید درد ہوا کہ اس نے اپنے نوکروں سے کہا وہی پرانی ٹوپی لاؤ۔ جو عمرؓ نے بھجوائی تھی۔ تاکہ میں اُسے اپنے سر پر رکھوں چنانچہ اس نے ٹوپی پہنی اور اس کا درد جاتا رہا۔ چونکہ اس کو بار بار درد ہوتا تھا اس لئے پھر تو اس کا یہ معمول ہو گیا۔ کہ وہ دربار میں بیٹھتا تو وہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی میلی کچیلی ٹوپی اس نے اپنے سر پر رکھی ہوئی ہوتی۔

ایک صحابی کی قیصر کے مظالم سے نجات

یہ نشان جو خدا تعالیٰ نے اسے دکھلایا اس میں اور بات بھی مخفی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی قیصر کے پاس قید تھے۔ اس نے حکم دے دیا تھا کہ انہیں سؤر کا گوشت کھلایا جائے۔ وہ فاقے برداشت کرتے تھے۔ مگر سؤر کے قریب نہیں جاتے تھے۔ اور گو اسلام نے یہ کہا ہے کہ اضطرار کی حالت میں سؤر کا گوشت کھا لینا جائز ہے۔ مگر وہ کہتے تھے۔ کہ میں صحابی ہوں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ جب کئی کئی دن کے فاقوں کے بعد وہ مرنے لگتے تو قیصر انہیں بدل دے دیتا۔ جب پھر انہیں کچھ طاقت آ جاتی تو وہ پھر کہتا کہ انہیں سؤر دیا جائے۔ اس طرح نہ وہ انہیں مرنے دیتا نہ جینے۔ کسی نے اُسے کہا کہ تجھے بیہودہ دردِ سر لگ گیا ہے۔ کہ تو نے اس مسلمان کو قید رکھا ہوا ہے اور اب اس کا علاج یہی ہے کہ تم عمرؓ سے اپنے لئے دعا کراؤ۔ اور ان سے کوئی تبرک منگواؤ۔ جب حضرت عمرؓ نے اسے ٹوپی بھیجی اور اس کے درد میں افاقہ ہو گیا تو وہ اس سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے اس صحابی کو بھی چھوڑ دیا۔ اب دیکھو ایک طرف ایک قیصر صحابی کو تکلیف دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی سزا کے طور پر اس کے سر میں درد پیدا کر دیتا ہے۔ کوئی

مکتبہ ... پرنٹر ... دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر، قادیان
مورخہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۶ء

ہڑتالوں کی عالمگیر وبا

اگر دنیا میں ہر شخص اپنے فرائض کو کماحقہٗ ادا کرتا چلا جائے۔ تو کبھی ایسا وقت نہیں آسکتا کہ کوئی دوسرا شخص اپنے ایسے جائز حق کا مطالبہ کرے جو اُسے نہ ملا ہو۔ مثلاً آقا اگر اپنے فرائض کی انجام دہی میں مزدور کی مزدوری کو اُس شرح پر از خود ہی ادا کردے جس سے مزدور مطمئن ہو جائے۔ اور مزدور اپنے کام کو اس خوش اسلوبی سے سرانجام دے کہ آقا کام دیکھ کر خوش ہو جائے۔ تو دونوں کے درمیان منافرت اور کشیدگی پیدا ہونی ممکن نہیں۔ دنیا میں اس قسم کے جھگڑے صرف اسی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کہ ایک شخص اپنے فرائض کی ادائیگی کما حقہٗ نہ کرتا ہوا دوسرے کے حقوق کو غصب کرتا اور اُس کا حصہ بھی کھا جانا چاہتا ہے۔ اور پھر موجودہ زمانہ میں جبکہ انسانی شعور اور زیادہ بیدار ہو چکا ہے۔ پھر اشتراکی تحریک نے ایسے مطالبات کو قائم ہوا دے رکھی ہے۔ تو اس قسم کے مطالبات کو منوانے کے لئے کئی کئی طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ منجملہ ان کے ہڑتال اور کام کاج چھوڑ دینا بھی ہے۔ اور یہ نسخہ ایسا کارگر ہوا ہے کہ بیسیوں مواقع پر اس سے ہڑتالیوں کے کام نکل آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس حربہ نے ایک عالمگیر وبا کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اور تقریباً ہر ملک میں اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ذیل کی تازہ خبر بطور مثال ملاحظہ ہو۔

> جکارتا ۹ر دسمبر۔ انڈونیشیا میں ربڑ کے باغات کے مالکان کی ایسوسی ایشن نے آج میدان میں اعلان کیا ہے کہ مشرقی سماٹرا میں اس سال جنوری اور ستمبر کے درمیان ہڑتالوں اور کام نہ کرنے کی کارروائیوں سے تیس لاکھ گھنٹے ضائع ہوئے اس دوران میں پانچ سو چھپن ہڑتالیں ہوئیں۔ جن میں سے ۴۴۳ ہڑتالوں کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔
>
> (الجمعیۃ دہلی ۱۱/۱۲/۵۶)

غور کیجئے نئے نئے آزاد ہونے والے ملک کے باشندوں کی ایسی کارروائیاں کس حد تک اُس ملک کی ترقی کا زینہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ بے شک جن ہڑتالوں کو گورنمنٹ کی طرف سے غیر قانونی نہیں گردانا گیا ہڑتالیوں کو مزدوری مل گئی یا ایسی ہڑتالوں کے نتیجہ میں اُنہیں کچھ مراعات حاصل ہو گئی ہوں گی۔ لیکن سوال تو سارے ملک کے مجموعی مفاد کا ہے کیونکہ اس خبر سے ظاہر ہے کہ وہ تیس لاکھ گھنٹے جو ہڑتالوں کی وجہ سے ضائع چلے گئے وہ تو واپس نہیں آسکتے اگر یہ سر پھرے اپنے مفاد کو ترجیح نہ دیتے ہوئے اپنے ملک کی مفاد کی خاطر کام پر چلے جاتے تو جہاں کام کرنے کی وجہ سے یہ اُجرت سے انہیں بھی حصہ ملتا وہاں نتیجتاً ان کے ملک کو بھی فائدہ پہنچتا۔

جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ ہڑتالوں کی وبا عالمگیر صورت اختیار کر چکی ہے چنانچہ ہمارا ملک بھی اس سے خالی نہیں۔ حتیٰ کہ آئے دن کے مظاہروں کو جلوسوں سے تنگ آکر گورنمنٹ ہند سخت اور مؤثر قدم اُٹھانے پر مجبور ہو گئی ہے جیسا کہ مؤقر ہفت روزہ ریاست دہلی کی گزشتہ اشاعت میں یہ خبر بھی شائع ہو چکی ہے کہ

> "تازہ ترین اطلاعات کے مطابق گورنمنٹ ہند سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور کر رہی ہے۔ کہ نئی دہلی میں بغیر اجازت کے جلوس اور مظاہرے کرنے پر مستقل صورت میں پابندیاں عائد کر دی جائیں کیونکہ گورنمنٹ ہر روز کے مظاہروں جلوسوں اور فاقہ کشیوں سے تنگ آ چکی ہے۔ اور ان کی موجودگی میں پارلیمنٹ اور وزراء کا اطمینان کے ساتھ کام کرنا ممکن نہیں رہا۔ چنانچہ صرف گذشتہ چھ ماہ میں درجنوں مختلف ٹریڈ یونینوں نے وزراء کی کوٹھیوں اور پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرے کئے۔"
>
> (ریاست دہلی ۲۶/۹/۵۶)

اس موقعہ پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب دنیا میں ایسی ہوا چل چکی ہے۔ کہ دوسروں کے حقوق کو ہضم کیا جاتا ہے۔ اور برضا و رغبت کوئی شخص ایسے حقوق کی ادائیگی کے لئے تیار نہیں تو اگر ایسے تجربہ شدہ ذرائع کو عمل میں نہ لایا جائے۔ تو اور کون سے طریق ہیں جن سے یہ حقوق مل جائیں؟

سو واضح ہو ہم ہمیشہ اس بات پر قائم ہیں کہ ہر شخص کو آئینی دائرہ قانون کے اندر رہ کر اپنے جائز مطالبات پورے کرانے کا ہر طرح حق حاصل ہے۔ ان کے منوانے میں کسی طرح کے جبر و تشدد اور غیر آئینی طریق اختیار کرنا درست نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے بتائے ہوئے طریق پر عمل پیرا ہونے سے حصول مقصد میں وہ سرعت پیدا نہیں ہوتی جو ان غیر آئینی ذرائع کو عمل میں لانے سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر زیادہ غور سے دیکھا جائے تو دیرپا اچھے نتائج کا حامل وہی طریق ہے جو ہم نے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ہماری رائے کی تائید وزیر اعظم پنڈت نہرو کی الٰہ آباد میں اس تقریر سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے گذشتہ اپریل میں ایک عام جلسہ میں اسی موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمائی تھی۔ آپ نے اس تقریر میں فرمایا:-

> "آج ہم کو معلوم ہوا ہے کہ احمد آباد اور اتر پردیش کے دوسرے شہروں میں کچھ چیزوں پر سیل ٹیکس عائد کرنے کے خلاف ہڑتال جاری ہے۔"
>
> انہوں نے کہا: "میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مجھ کو سیل ٹیکس عائد کرنے کی وجوہ معلوم نہیں ہیں۔ اس کے باوجود میرا خیال ہے۔ کہ نفرت اور غصہ کے اظہار کرنے کے لئے ہڑتال کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر تاجروں کا کوئی مطالبہ ہے تو ان کو اپنی ریاستی حکومت کو باضابطہ طور پر پیش کرنا چاہیئے۔ ہڑتال سے عوام میں بے چینی پھیلے گی۔ اور اس کے ساتھ تاجروں کو بھی نقصان ہوگا۔" (الجمعیۃ ۷/۴/۵۶)

وزیر اعظم کے الفاظ ایک لمبے تجربہ اور بڑے سوچ بچار کا نتیجہ ہیں۔ اور حقیقتاً یہی رائے ہر اُس معقول انسان کی ہوگی جو اس پہلو سے غور کرے گا۔ لیکن یہ ساری تجویز و نظریہ اُس صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے جبکہ دوسری طرف اصحاب کے نہ صرف ذہن اسلامات موجود ہوں جبکہ عوام کو ایک گونہ اطمینان ہو کہ جب ہم اپنے مطالبات کو آئین اور ضابطہ کے مطابق منوانے کے لئے حکام کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو ہمارے ساتھ پورے انصاف اور ہمدردی کا سلوک ہوگا۔ بس ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں ہر طبقہ کے لوگ اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرنا سیکھیں اور دوسروں کے حقوق دینے میں بخل سے کام نہ لیں۔ یہ چیزیں دلوں کو فتح کرنے کا موجب ہوں اور یہی چیز کسی ملک اور قوم کے مختلف الخیال لوگوں کو ایک جگہ جمع کرنے اور رشتۂ اخوت میں جوڑ دینے کا موجب ہوا کرتی ہے۔ اور اسی کی ہمارے ملک کو ازحد ضرورت ہے۔

سیلاب کی تباہ کاریاں

دنیا سائنس کی ترقی اور مختلف ایجادات کے بروئے کار لانے میں کہیں زیادہ آگے بڑھ چکی ہے اور باوجود زبان پر امن امن کے الفاظ ہونے کے جو سامان ایٹمی توانائی پر قابو پانے کے نتیجہ میں تیار ہو رہے ہیں۔ وہ دنیا میں امن لانے کی بجائے انسان کی تباہ کاری کے سامان کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ انسان کی اپنی عقل اور کوشش کا ثمرہ ہے۔ اس کے مقابل قدرتی آفات بھی کچھ کم نامراد نہیں چنانچہ ذیل کی چند خبروں سے یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے:-

> جکارتا ۱۱ر دسمبر (انڈونیشیا سے) آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ سینچر مشرقی جاوا میں سیلابوں اور طوفان سے کم سے کم ۴۰۰ اشخاص ہلاک اور کئی ہزار بے گھر ہو گئے۔ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مشرقی جاوا کے ضلع بنجووانگی میں سیلابوں سے ۴۰۰ اشخاص ہلاک ہوئے اور ۵۰۰ مکانات گر گئے۔ مشرقی جاوا اور لزائی جزیرہ مدورا کے ۲۰۰ مچھیرے لاپتہ ہیں۔ ضلع جیمبر میں ۵۰ ہزار ایکڑ زمین جس میں دھان کی فصل بوئی ہوئی تھی زیر آب ہو گئی ہے۔ (پرتاپ جالندھر ۱۲/۱۲/۵۶)

اس خبر کے ساتھ ہی شائع ہونے والے بھارت کی لوک سبھا میں وزیر زراعت کا بیان بھی ملاحظہ فرمایئے۔ کہ امسال ان میں ہی کس قدر نقصان سے ہمارے اپنے ملک کو دوچار ہونا پڑا۔

> • وزیر زراعت شری... ہراؤ دیش مکھ نے بتایا کہ امسال سیلاب سے بھارت میں ۴۴ کروڑ روپے کی لاگت کی فصلیں تباہ ہوئیں۔ اتر پردیش میں سب سے زیادہ یعنی ۱۴ کروڑ روپے کی فصلیں تباہ ہوئیں۔ پنجاب اور اڑیسہ میں دو دو کروڑ روپے کی، مغربی بنگال میں ½۲ روپے کی، بہار میں ½۵ روپے کی، آسام میں ۲ کروڑ روپے کی فصل تباہ ہوئی، حکومت نے سیلاب زدگان کی ریلیف پر ½۱۲ کروڑ روپے خرچ ہوئے۔"
>
> (پرتاپ ۱۳/۱۲/۵۶)

اسی طرح اس سے اگلے روز کے پرچہ میں مرکزی وزیر پلاننگ کا بیان ملاحظہ ہو:-

• دہلی ۱۳ر دسمبر مرکزی وزیر پلاننگ (باقی صفحہ پر)

مبلغین کے ذریعہ ۱۶۰۰ اور مرکز سے پندرہ ہزار لٹریچر مفت کی تقسیم

ساڑھے چودہ سو افراد کو انفرادی زبانی اور ہزاروں افراد کو پبلک لیکچرز کے ذریعہ تبلیغ۔

مبلغین کا اڑھائی ہزار میل کا تبلیغی سفر۔ درس و تدریس اور خطبات کے ذریعہ جماعت کی تربیت۔

تبلیغی رپورٹ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۶ء

(۱)

الحمد للہ کہ نظارت ہذا حسب سابق ماہوار تبلیغی رپورٹ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۶ء بدر میں شائع کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ رپورٹ کی اشاعت سے جہاں جماعتوں کو مرکز کی تبلیغی کارروائیوں کے متعلق علم ہوتا ہے۔ اور مبلغین کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے وہاں غیر از جماعت لوگوں کو بھی ہماری جماعت کی تبلیغی کارگذاریوں کے متعلق اطلاع ہوتی ہے۔ اور غیر احمدیوں میں سے بھی اور غیر مسلموں میں سے بھی سنجیدہ طبقہ یہ بات ماننے اور تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی اور غریب جماعت ہونے کے باوجود لاکھوں روپیہ سالانہ تبلیغ پر صرف کر رہی ہے۔ ہزارہا روپیہ کا لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے اور مبلغین کی تنخواہوں اور سفر کے اخراجات پر ہزاروں روپیہ ماہوار خرچ کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں ہماری جماعت اس وقت قلیل تعداد میں ہے۔ اتنی قلیل جماعت کا ڈیڑھ سے پونے دو لاکھ روپیہ کا سالانہ بجٹ جہاں ہماری غریب جماعت کی تعداد کے مقابل پر کافی بڑا بجٹ ہے۔ وہاں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے لئے حیرت کا باعث بھی یہ لوگ ہمارے متعلق یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے عقائد درستی پر نہیں ہیں۔ بلکہ غیر احمدی تو ہمیں کافر بھی قرار دینے سے نہیں جھجکے۔ مگر یہی لوگ جب ہماری دیوانہ وار تبلیغی سرگرمیوں اور ہزارہا روپیہ کے لٹریچر کی مفت تقسیم کو یا دوسرے الفاظ میں روپیہ کو پانی کی طرح بہاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ تو گو ان کی زبانیں اس کا اقرار نہ کریں مگر ان کے دلوں میں ایک غیر ارادی احساس ہماری جماعت کے متعلق ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اس چھوٹی سی غریب جماعت کا جذبۂ تبلیغ کتنا حقیقی اور کتنا پائدار ہوتا ہے۔ اور پھر بعض اوقات سخت مخالف مگر سنجیدہ مزاج حضرات خطوط کے ذریعہ مرکز کے سامنے اپنے اس احساس کا ذکر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں ہمارے پاس اکثر اوقات اس قسم کے خطوط آتے رہتے ہیں جن میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ آپ کی جماعت سے شدید اختلاف کے باوجود غیر شعوری طور پر دل یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ آپ کی جماعت ہی اس وقت دنیا میں وہ جماعت ہے جس کا مطمح نظر اور منتہائے نظر تبلیغ اسلام ہے۔

بہرحال یہ امر ہماری جماعت کے لئے خوشی اور فخر کا موجب ہے کہ ہم غریبوں پر مشتمل ہوتے ہوئے بھی اسلام کی سربلندی کے لئے وہ کام کر رہے ہیں۔ جو بڑی بڑی حکومتیں نہیں کر سکتیں اور نہیں کر سکیں گی۔ کیونکہ اسلام کی اشاعت اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہماری جماعت کے لئے مقدر کر رکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری بالکل غریب جماعت کہ جس کے زیادہ تر افراد معمولی کاشتکار اور مزدور پیشہ ہیں۔ اپنی کمائیوں کا ایک قابل ذکر حصہ مرکز میں اشاعتِ اسلام کے لئے قریباً پینسٹھ سال سے متواتر بھجواتے چلے آ رہے ہیں اور قیامت تک بھجواتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ ان کی محنت ٹھکانے لگ رہی ہے۔ اور جماعت خدا کے فضل سے ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ ماہ اکتوبر کی تبلیغی رپورٹ درج ذیل ہے:-

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بمبئی مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج دار التبلیغ بمبئی جو دیوبند کے تعلیم یافتہ ہیں اور چند ماہ قبل انہیں بمبئی میں متعین کیا گیا تھا خدا کے فضل سے اپنے حلقۂ تبلیغ کو وسیع کرتے جا رہے ہیں۔ پریس کے ساتھ انہوں نے اچھے تعلقات پیدا کئے ہیں۔ چار اردو روزناموں کے ایڈیٹروں کے ساتھ انہوں نے مراسم پیدا کئے ہیں۔ اور بعض اچھی سوسائٹیوں کے اندر انہیں مقبولیت حاصل ہو رہی ہے ایک سوسائٹی جو معزز اور خوشحال طبقہ پر مشتمل ہے۔ یعنی Bombay Spiritual Centre اس نے اپنی سالانہ میٹنگ پر مولوی صاحب کو صدر منتخب کیا اور مولوی صاحب کی تقریر بھی ہوئی۔ مولوی صاحب کا ایک مضمون پونا کے ایک انگریزی ماہنامہ Wisdom ... Silence میں شائع ہوا تھا۔ یہی مضمون اس صدارت کا باعث ہوا۔ علاوہ ازیں تھیاسوفی سوسائٹی میں بھی مولوی صاحب کی تقریریں ہوتی رہیں۔ بعض تاجر بھی مولوی صاحب کے زیر تبلیغ ہیں۔ اور بعض کارخانوں کے مالکوں اور مزدوروں میں بھی تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ لیور برادرز کے فکر کے ایک سپرنٹنڈنٹ نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ نیز بعض اور معززین بھی بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب نے اس شہر کے مختلف جہات میں جا کر ہزاروں آدمیوں کو لٹریچر دیا۔ نیز سپرچوئل سوسائٹی کو احمدیہ لٹریچر کا ایک سیٹ دیا۔ بعض تاجروں اور طلباء سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی۔ مولوی صاحب کا ایک مضمون بعنوان "دربارِ رسالت پناہ میں غیر مسلم اکابر کا خراجِ عقیدت" بمبئی کے کثیر الاشاعت روزنامہ "انقلاب" نے شائع کیا۔ اور اسے اخبار "صداقت" نے بھی نقل کیا۔ مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شرکت کی اور آدھ گھنٹہ تقریر کی۔

ہبلی و دھارواڑ (کرناٹک) مولوی مبارک علی صاحب انچارج دار التبلیغ ہبلی نے اب اپنا ہیڈکوارٹر تبدیل کر لیا ہے۔ کیونکہ یہاں تبلیغ کے نئے مواقع تھے۔ اور محترم قاضی سید امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ڈی سی کے بیعت کر لینے کے بعد یہاں ایک طرف مخالفت زیادہ ہو گئی تھی۔ اور دوسری طرف سنجیدہ طبقہ کے اندر تحقیق کے رجحانات پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ قاضی صاحب کے حلقہ اثر و رسوخ کے لوگ دار التبلیغ دھارواڑ میں آتے اور معلومات حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب اس ماہ بعض ضروری کاموں کے لئے کچھ دنوں کے لئے بمبئی چلے گئے تھے۔ مقامی طور پر زیر تبلیغ افراد دار التبلیغ میں آتے رہے اور مولوی صاحب خود بھی ملاقات کر کے تبلیغ کرتے رہے بعض سرکاری افسروں اور طلباء کو تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر بھی پہنچایا گیا۔

بنگلور مولوی محمد صادق صاحب ناصر فاضل جنہیں حال ہی میں بنگلور میں نیا دار التبلیغ قائم کر کے وہاں کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ شہر کے مختلف مقامات پر جا کر لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ بعض مستقل زیر تبلیغ افراد سے بار بار ملاقاتیں کر کے انہوں نے تبلیغ کی اور احمدیت کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ کو سنجیدہ طبقہ "تفسیر کبیر" مصنفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور "مسیح ہندوستان میں" مصنفہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ کا مطالعہ کر رہا ہے۔ مولوی صاحب مقامی جماعت کے تعاون سے شہر کے سنجیدہ طبقہ سے تعارف حاصل کر رہے ہیں۔

سرب دمیسور مولوی محمد احمد صاحب ملباری مبلغ نے جو دو ماہ قبل اس جماعت میں مقرر کئے گئے ہیں درس و تدریس کے ذریعہ مقامی جماعت کی تربیت کا کام شروع کر دیا ہے۔ احمدی بچوں کے علاوہ غیر احمدی بچے بھی ان سے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ باجماعت نمازوں کا انتظام ہے۔ اور تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا رہا۔ مولوی صاحب نے مقامی طور پر قریباً ایک درجن افراد کو تبلیغ جاری رکھی۔ اور لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا۔ مرکزی تحریکات پر عمل کرنے کے لئے احباب جماعت کو تلقین کی۔

حیدرآباد دکن حکیم محمد الدین صاحب انچارج مبلغ حیدرآباد اس ماہ قریباً نصف ماہ اپنے مستقر پر رہے۔ اور باقی ایام جلسہ سالانہ قادیان میں خصوصیت کے لئے صرف ہوئے۔ انہوں نے اس ماہ قریباً تین درجن معزز افراد کو لٹریچر ڈاک کے ذریعہ بھجوایا۔ خطبات جمعہ کے علاوہ روزانہ بعد نماز فجر درس دیتے رہے۔ خدام کی ایک میٹنگ میں ایک سورۃ کا درس دیا۔ بعض تاجر جو پہلے سخت مخالفت کرتے تھے اب احمدیت کا لٹریچر پڑھ رہے ہیں بعض زیر تبلیغ طلباء کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی اور لٹریچر بھی دیا۔ مرکزی تحریکات کے مطابق مقامی احباب کو مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔

تیماپور دکن مولوی فیض احمد صاحب مبلغ انچارج جلسہ سالانہ پر شمولیت کے لئے قادیان آنے کی وجہ سے صرف پندرہ دن تبلیغ کا کام کر سکے۔ مقامی جماعت میں انہوں نے "تحفۃ الملوک" اور پھر "تذکرۃ الشہادتین" کا درس جاری رکھا۔ ایک تربیتی اجلاس اور ایک جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا۔ چند احباب کو زبانی تبلیغ کے علاوہ ایک درجن افراد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں تربیتی تقریر کی۔ اور اطفال الاحمدیہ کا ایک اجلاس منعقد کرایا۔ ۲۹ کو سیرۃ النبی صلعم کا جلسہ منعقد کرایا۔ خود صدارت کی اور ایک تقریر بھی کی۔ ... میں زیر صنعت حیدرآباد کی آمد پر ایک وفد کی صورت میں جا کر ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا۔

دیودرگ یہاں ہمارا دار التبلیغ تو نہیں مگر یہاں کے سیکرٹری تبلیغ مولوی عبد الحلیم صاحب تبلیغ کا خاص شوق اور ملکہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے ایک لائبریری بنام "فضل لائبریری" بھی قائم کر رکھی ہے۔ جہاں مقامی لوگ آ کر مطالعہ کرتے ہیں۔

کننانور مولوی پی عبد اللہ صاحب فاضل نے اپنے حلقہ میں کاسرگوڈ، پینگاڈی، کوڈالی اور ڈوڈگرا کا دورہ کیا۔ اور قریباً تین سو میل سفر طے کیا۔ اور تمام مقامات پر احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ کوڈالی۔ پینگاڈی۔ کننانور اور کاسرگوڈ میں جمعہ کے خطبات پڑھے اور آل کیرالا کانفرنس کے انعقاد کے لئے احباب

شامل ہو سکے۔ احباب کو یاد ہوگا کہ اسی سال کے شروع میں پینگاڈی کے مقام پر جماعت ہائے مالابار وغیرہ کی آل کیرالہ کانفرنس کامیاب طور پر منعقد کی تھی۔ اب نئے سال کے لئے بھی کانفرنس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اطلاع آئی ہے کہ کالیکٹ کے مقام پر ایک مشاورتی اجلاس میں جو مختلف جماعت ہائے مالابار کے نمائندگان نے اس کا فیصلہ کر لیا ہے اور اخراجات کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ نمائندگان نے ان اخراجات کے لئے آٹھ سو روپیہ کے وعدے بھی کئے ہیں۔ اور مزید جد و جہد جاری ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جماعت ہائے مالابار کا یہ نمونہ قابل تقلید ہے۔

مولوی صاحب حسب سابق رسالہ "ستیا دوتن" کے لئے مضامین لکھتے رہے۔ یہ رسالہ خدا کے فضل سے کنانور سے باقاعدگی کے ساتھ نکل رہا ہے۔ اور جماعتی مسائل کے علاوہ بھی بعض کے اعتراضات کا جواب دیتا ہے۔ تعلیمی کلاس بھی بدستور جاری رہی اور مختلف جماعتی مسائل احباب کو سمجھاتے رہے۔

کالیکٹ یہاں مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ نے تقریباً چار درجن ٹریکٹ اور کتب تقسیم کیں۔ یہ لٹریچر ملیالم اور انگریزی زبان کا تھا۔ انہوں نے پٹا پریم کوڈالی۔ سلطان بتھری۔ رنی شور اور ناڈکل کا دورہ کر کے ۱۹۵ میل کا سفر کیا۔ اور جماعتوں کو مالی قربانیوں، تبلیغی کام اور آل کیرالہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے توجہ دلائی۔ اور تمام جماعتوں میں درس دیئے۔ مقامی طور پر بعض افسران۔ طلباء۔ اور تاجران کو تبلیغ کی۔ جماعت کالیکٹ میں تعلیمی کلاس جاری رہی۔ جس سے خدام اور انصار مستفید ہوتے رہے زیر تبلیغ افراد میں سے دو نے بیعت کی۔ مولوی صاحب تبلیغی کام کے علاوہ رسالہ ستیا دوتن کے لئے بھی مرکز کی ہدایت کے ماتحت کام کرتے رہتے ہیں۔

کرناگاپلی مولوی احمد رشید صاحب مبلغ نے مقامی احباب میں علمی اور تقریری ذوق پیدا کرنے کے لئے مختلف کلاسیں جاری کرنے کا انتظام کیا ہوا ہے۔ چنانچہ ارمعہ کلاس اور تعلیمی کلاس سے کافی افراد فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ صحیح بخاری کا درس ہوتا رہا۔ ایک مرتبہ قرآن کریم کا دور ختم ہوا۔ مقامی طور اور مضافات کا دورہ کر کے مولوی صاحب نے ایک سو افراد کو تبلیغ کی۔ چار پبلک لیکچر دیئے۔ جن میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں نے بھی شرکت کی۔ خدام اور انصار کے جلسے منعقد ہوتے جن میں مولوی صاحب نے تقریریں کیں۔ اس ماہ انہوں نے ۲۰۲ میل تبلیغی سفر کیا۔

مدراس یہاں تقریباً چھ ماہ قبل دار التبلیغ حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے ماتحت قائم کیا گیا تھا۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل اس کے انچارج ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس دار التبلیغ کے ذریعہ مدراس میں احمدیت کا خاص چرچا ہوا ہے۔ پہلے اخبار "آزاد نوجوان" کے ذریعہ احمدیت کی تبلیغ ہوتی تھی۔ اب اس دار التبلیغ نے سونے پر سہاگے کا کام دیا ہے۔ شہر کے مختلف تین مقامات پر درس قرآن کریم و حدیث شریف کا انتظام کیا گیا ہے۔ جہاں مولوی صاحب درس دیتے ہیں۔ ہمارا یہ دار التبلیغ اسلامک سنٹر کے نام سے سارے شہر میں کافی مشہور ہو چکا ہے۔ کیونکہ یہاں درس کے علاوہ جس میں کہ غیر احمدی بھی کثرت سے شریک ہوتے ہیں۔ معزز اور سنجیدہ طبقہ خود آ کر احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرتا ہے۔ اور مختلف علمی موضوعات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے۔ بعض اوقات اردو میں اور بعض اوقات انگریزی میں گفتگو ہوتی ہیں جن میں محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر "آزاد نوجوان" بھی اپنے فطری ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔ باجماعت نمازوں اور جمعہ اور تمام لیکچروں کا انتظام بھی اسلامک سنٹر میں کیا گیا ہے خدام الاحمدیہ کے اجلاسات بھی یہیں منعقد ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس ماہ چار ہفتہ واری اجلاس ہوئے۔ جن میں خدام نے انعامی تقریری مقابلوں میں حصہ لیا اول رہنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے۔

مولوی صاحب نے اس ماہ زیر تبلیغ افراد سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی۔ ان زیر تبلیغ افراد میں شہر کے بڑے بڑے تاجر اور رؤساء اور بعض اخبارات کے ایڈیٹر شامل ہیں۔ مدراس میں مقامی طور پر تقسیم لٹریچر کے علاوہ صوبہ مدراس کے دوسرے مقامات پر بھی بک پوسٹ کے ذریعہ لٹریچر بھجوایا گیا۔

مولوی صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شرکت کی اور دو تقریریں کیں جن کی رپورٹ پہلے بدر میں شائع ہو چکی ہے۔

کلکتہ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کئی ماہ تک شدید بیمار رہنے کے بعد اب روبصحت ہیں۔ اور اس ماہ سے انہوں نے کام شروع کر دیا ہے۔ مگر ابھی تک پوری صحت نہیں ہوئی۔ اور علاج جاری ہے۔ احباب مولوی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ مولوی صاحب اس ماہ اپنے علاج کے سلسلہ میں جتنے ڈاکٹروں سے ملے انہیں سلسلہ کا لٹریچر دیا اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ سنٹرل کالج کلکتہ کے گریجوایٹ نوجوانوں کو احمدیہ

موومنٹ انگریزی مطالعہ کے لئے دی۔ میرٹھ ایبنی کے ایک عظیم الشان جلسے میں تقریر کی۔ یہ جلسہ غیر احمدیوں نے منعقد کروایا تھا اور پہلے بھی ہر سال مولوی صاحب اس میں تقریر کرتے ہیں۔ شہر کے بعض دوسرے جلسوں میں بھی مولوی صاحب کو مدعو کیا گیا۔ مگر ڈاکٹری ہدایت کے مطابق زیادہ بولنے کی ممانعت کی وجہ سے مولوی صاحب تقریر نہ کر سکے۔ اور اسی لئے اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شرکت نہ کر سکے۔ اس ماہ شہر کے مختلف معززین ڈاکٹروں، بیرسٹر، وکلاء، ہری داس پور کا بذریعہ کار دورہ کیا۔ اور بعض افسران حکومت سے مل کر احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ بعض سندھی۔ مارواڑی۔ دہلوی۔ بنگالی تاجروں کو لٹریچر دیا۔ اور تبلیغ کی۔ تین جمعے پڑھائے جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سنائے۔ نیز مقامی حالات کے ماتحت مختلف امور کے متعلق جماعت کی تعلیم و تربیت پر زور دیا۔ انسپکٹر صاحب بیت المال دورے پر گئے تو ان کے ساتھ تعاون کیا۔ اور وصولی چندہ جات میں مدد دی۔

کیندرہ پاڑہ (اڑیسہ) مولوی سید عصام الدین احمد صاحب مبلغ نے مقامی طور پر قرآن کریم کا درس دیا۔ باجماعت نماز کی پابندی اور جماعتی چندوں کی ادائیگی کے لئے دوستوں کو توجہ دلائی بعض مقامی ہندو معززین سے ملاقات کر کے تبلیغ کی اور سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ ان کا تبادلہ تب مائی بہار ہو چکا ہے۔ وہاں ان کا ایڈریس یہ ہے۔

معرفت مکرم ایس۔ ایم احمد صاحب ایڈووکیٹ "آشیانہ" رانچی۔

چودوار کٹک مولوی سید غلام حیدری صاحب ناصر نے مقامی جماعت میں تفسیر کبیر کا درس جاری رکھا۔ خدام الاحمدیہ کے ہفتہ واری اجلاسات منعقد ہوتے رہے۔ بعض ہندو معززین کو اس زمانہ کے اوتار کی قادیان میں آمد کا پیغام پہنچایا جسے انہوں نے دلچسپی کے ساتھ سنا۔ بعض تاجروں کو تبلیغ کی۔ اور اڑیہ و انگریزی لٹریچر تقسیم کیا۔ مرکزی تحریکات کے متعلق احباب جماعت کو جماعتی چندوں کی ادائیگی کی طرف متوجہ کیا

مولوی سید محمد صاحب ادیب اسٹنٹ انسپکٹر جو پہلے سمبلپور میں تھے اب تبدیل ہو کر کٹک آ گئے ہیں۔ ان کا ایڈریس یہ ہے:

R. G. H - School Cuttack

کوٹ پلہ۔ اڑیسہ مولوی سید فضل عمر صاحب نے اس ماہ اپنے حلقہ کی جماعتوں آٹھ گڑھ تابر کوٹ کرڈاپلی اور پچان کا دورہ کیا۔ اور جماعتوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور تمام جگہوں پر خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی سیکرٹریان مال کے ساتھ مل کر وصولی چندہ جات کا کام کیا۔ مقامی جماعت میں "منصب خلافت" کا درس دیتے رہے۔ چار ربیع الاول کے جلسوں میں تقریریں کیں۔ مقامی طور پر اور دورہ میں ۳۸۔ افراد کو انفرادی تبلیغ کی۔ اور بعض کو سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک آدمی نے بیعت کی۔

سونگڑہ مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مقامی جماعت میں درس دیتے رہے۔ دو تربیتی جلسے منعقد کئے جو سونگڑہ کے مختلف محلوں میں ہوئے۔ بعض مقامی غیر احمدیوں کے ساتھ اختلافی مسائل کے متعلق تین روز تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس گفتگو میں بعض خدام بھی شریک ہوتے رہے۔ یہ مجلس کافی بڑی رہتی رہی۔ غیر احمدیوں کے ایک محلہ میں جا کر جامع مسجد میں لوگوں کو تبلیغ کی۔ اسی محلہ کے ایک دوست حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں۔ مضافات کے دیہات میں جا کر بھی تبلیغ ہوتی رہی۔ تحریک جدید کا جلسہ منعقد کر کے اس کی غرض و غایت احباب پر واضح کی۔ اور چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

کیرنگ (اڑیسہ) مولوی محسن خاں صاحب گذشتہ چند ماہ سے بھی افراد کو تبلیغ کر رہے تھے۔ الحمد للہ کہ ان میں سے بارہ افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ مقامی جماعت میں تفسیر کبیر اور "منصب خلافت" کا درس جاری رہا۔ جمعہ کو حضور ایدہ اللہ کے خطبات سنائے جاتے رہے۔ ۸۰۰ کی تعداد میں اردو اور انگریزی لٹریچر تقسیم کیا۔ ایک گاؤں میں تبلیغی لیکچر دیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی گئی۔ اور مرکزی تحریکات کے مطابق وصولی چندہ جات اور کتاب "منصب خلافت" کے امتحان کے لئے دوستوں میں تحریک کی۔ (باقی)

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبار بدر کا باتصویر خصوصی نمبر شائع ہوا تھا اس کے چند نسخے قابل فروخت ہیں۔ قیمتی مضامین کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ہر دو خلفاء کے فوٹو قادیان کا ایک منظر آرٹ پیپر کے سرورق پر خوشنما صورت میں نہایت دیدہ زیب ہیں۔ قیمت فی پرچہ ۴ آنہ محصول ڈاک الگ (منیجر اخبار بدر)

خطبہ جمعہ

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران ع۱۲)

(ترجمہ) اے مسلمانو! تم سب سے بہتر قوم ہو کیونکہ تمہیں ساری دنیا کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

یہ آیت ہر مسلمان کا فرض قرار دیتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے ہر پہلو سے بنی نوع انسان کی خدمت کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء۔ بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یوں تو قرآن کریم سارے کا سارا ہی

معارف اور نکات

سے بھرا پڑا ہے۔ مگر اس کے بعض حصے ایسے ہیں جن میں متعدد مضامین اس طرح پاس پاس آ جاتے ہیں کہ حیرت آتی ہے۔ اور تعجب ہوتا ہے۔ کہ تھوڑی سی جگہ میں کتنے اہم مضامین کو جمع کر دیا گیا ہے۔ سورۃ آل عمران کا ۱۲ رکوع جس کی ایک آیت میں اس وقت پڑھوں گا۔ وہ بھی ایسا ہی ہے۔ اس میں ایک طرف

مسلمانوں کی ذمہ داریاں

بیان کی گئی ہیں اور دوسری طرف اہل کتاب کی آئندہ ترقیات اور ان کے کاموں کی نوعیت بیان کی گئی ہے۔ پھر منافقوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور کافروں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ غرض تمام قومیں جو اسلام کے ساتھ کچھ تعلق رکھتی تھیں۔ یا اس سے ٹکرائی تھیں۔ ان میں سے کسی کے حال کا اور کسی کے

مستقبل کا ذکر

اس جگہ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح مختلف مضامین اک تھوڑی سی جگہ یعنی دس بارہ آیتوں میں ہی بیان کر دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ ولو اٰمن اھل الکتاب لکان خیراً لھم منھم المؤمنون واکثرھم الفٰسقون (آل عمران ع۱۲)

اس آیت میں پہلے تو مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ تمہارے پیدا کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ فرماتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ تم دنیا کی تمام قوموں میں سے بہتر قوم ہو۔ اس لئے کہ کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں جو تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے کھڑی ہوئی ہو۔ لیکن تم ایسی قوم ہو کہ اخرجت للناس تم کو

ساری دنیا کی بھلائی

اور فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ باقی قومیں اول تو مذہبی حد بندیوں کے باعث اپنے ہی فائدہ کے لئے کھڑی ہوئی ہیں۔ جیسے عیسائی اور یہودی کہ ان کا دائرہ عمل صرف اپنی قوم تک محدود تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے کالے اور گورے سب کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور فرمایا میری امت میں عربی اور عجمی کا کوئی فرق نہیں کیونکہ عجمی بھی میری امت میں ہیں اور عربی بھی میری امت میں ہیں۔ اس لئے چاہے کوئی عجمی ہو اس کے بھی وہی حقوق ہیں۔ اور چاہے عربی ہو۔ اس کے بھی وہی حقوق ہیں۔ کسی سے کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح معاہد قوم اور خود اپنی قوم میں بھی کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ

سب کے ساتھ انصاف اور عدل

سے کام لیا جائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سب سے پہلے کچھ غلام ایمان لائے۔ ان کا جو ادب اور احترام کیا گیا۔ اس کی دنیا میں کہیں مثال نہیں ملتی۔ غلام دنیا میں ہر جگہ ذلیل رہے ہیں۔ سوائے اسلام کے جس نے انہیں

بہت بڑی عزت

دی ہے۔ قربانیاں تو انہوں نے بڑی بڑی کی ہیں۔ مدنی قوم کے غلاموں کو دیکھ لو۔ انہوں نے مسلمان غلاموں سے کم قربانیاں نہیں کیں لیکن رتبہ اور عزت میں وہ ہمیشہ ہی اصل قوموں سے نیچے رکھے گئے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد جو غلام ایمان لائے۔ ان کو ایسا مرتبہ نصیب ہوا اور ایسی ترقی نصیب ہوئی۔ کہ بنو ہاشم یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے جو لوگ تھے ان سے ان غلاموں کے مقابلہ میں کوئی امتیازی سلوک روا نہیں رکھا گیا۔ آپ کے رشتہ دار اور رؤسائے عرب سمجھتے تھے۔ کہ ہمارے برابر کوئی نہیں۔ مگر جب وقت آیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور ان ایمان لانے والے غلاموں میں کوئی فرق نہیں رکھا دشمن کے زمانہ میں تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ دشمن تھے اور یہ دوست تھے۔ مگر جب وہ دوست بن گئے۔ تب تو ان میں اور غلاموں میں کوئی فرق ہونا چاہیئے تھا۔ مگر جب

فتح مکہ کا وقت

آیا تو حضرت عباسؓ ابو سفیان کو پکڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اور آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کو جب پتہ لگا کہ آپ مکہ پر حملہ کرنے جا رہے ہیں۔ تو اس نے کہا یا رسول اللہ آپ کی قوم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ آپ کو خدا نے بڑا رتبہ دیا ہے۔ آپ مجھے اپنی قوم کے لئے کوئی انعام دیں۔ تاکہ ان کے سامنے میری بھی عزت ہو۔ آپ نے فرمایا جو شخص تمہارے گھر میں گھس جائے گا۔ اس کو جان کی امان دے دی جائے گی۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میرا گھر کتنا ہے۔

مکہ کے ہزاروں افراد کی آبادی

میرے گھر میں کیسے گھسے گی۔ آپ نے فرمایا اچھا جو خانہ کعبہ میں گھس جائے گا۔ اس کی بھی حفاظت کی جائے گی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ سب تو وہاں بھی نہیں سما سکتا۔ فرمایا اچھا جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے گا اور اندر بیٹھ جائے گا اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ آپ اسی طرح جاتے گئے اور اپنے احسان کی وسعت کرتے گئے۔ بلالؓ اس وقت نہیں تھے۔ مکہ والوں نے انہیں بڑی بڑی تکلیفیں دی تھیں۔ آپ نے مدینہ کے ایک انصاری کو ان کے بھائی بنائے گئے تھے۔ بلایا اور اسے ایک جھنڈا دے کر فرمایا۔ یہ بلالؓ کا جھنڈا ہے۔ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے کھڑا ہو جائے گا۔ اس کو بھی پناہ دی جائے گی۔ اب بلالؓ ایک غلام تھے۔ ایسے غلام نہیں کہ وہ تبلیغ رسالت پر شاکر کیوں رہے ہوتے ہیں کہ ان پر کوڑا کرتے تھے۔ اور مقابل میں ابو سفیان تھا۔ جو سارے مکہ کا سردار تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتہ دار تھا۔ اور وہ مسلمان بھی ہو چکا تھا۔ اب وہ زمانہ نہیں تھا۔ کہ کہا جاتا۔ بلالؓ تو مسلمان ہے۔ اور ابو سفیان ایمان نہیں لایا۔ بلکہ اب وہ زمانہ تھا۔ کہ بلالؓ بھی مسلمان ہو چکا تھا۔ اور ابو سفیان بھی مسلمان ہو چکا تھا۔ گویا دو

مسلمانوں کا مقابلہ

تھا۔ مگر ایک سردار تھا مسلمان اور ایک غلام تھا مسلمان۔ آپ نے غلام مسلمان کو سردار مسلمان کے برابر رکھا۔ اور فرمایا۔ جو شخص اس کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہو جائے گا۔ اس کو بھی پناہ دی جائے گی۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ابو سفیان [illegible] لوگوں کو ڈر بھی آ سکتا تھا۔ مگر بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہونے میں کسی کو کوئی خوف نہیں تھا کیونکہ وہ میدان میں گاڑا گیا تھا۔ اور میدان میں جو جھنڈا گاڑا جاتا ہے اس کے نیچے ہر شخص آ سکتا ہے۔ تو ابو سفیانؓ کے گھر نے ان لوگوں کو پناہ دی۔ جو اس سے تعلق رکھتے تھے۔ اور بلالؓ کے جھنڈے نے ہر ایک دشمن کو پناہ دی۔ اب دیکھو کتنی مساوات اسلام نے رکھی ہے۔ یہاں کوئی سوال عرب کا نہیں تھا اور کوئی سوال حبشہ کا نہیں تھا۔ اسی طرح نہ ایران کا کوئی سوال تھا۔ نہ آرمینیا کا کوئی سوال تھا۔ ہر شخص چاہے کسی قوم کا تھا۔ چاہے وہ غلام تھا یا آزاد

اسلام میں آنے کے بعد

اسے عزت دی گئی۔ تو فرماتا ہے کہ تم ایک ایسی قوم ہو۔ اخرجت للناس جس کو تمام دنیا کے فائدہ کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کس طرح اس امت سے سارے جہان نے فائدہ اٹھایا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آرمینیا کے قلعہ پر مسلمانوں نے حملہ کیا۔ وہ حملہ اتنا سخت تھا۔ کہ کفار ڈر گئے۔ کہ کہیں مسلمان دروازہ توڑ کر اندر داخل نہ ہو جائیں۔ آخر انہوں نے باہم مشورہ کیا۔ کہ کسی طرح ان سے صلح کر لی جائے۔ مگر چونکہ علاقہ بڑا زرخیز تھا۔ اس

لئے انہوں نے کہا۔ اگر صلح کی تو ان کا جرنیل ہم پر بڑا اعتماد ان لگائے گا۔ جس کی وجہ سے ہم پر بوجھ پڑ جائے گا۔ غلاموں میں چونکہ عقل کم ہوتی ہے۔ اس لئے ان کا کوئی غلام پکڑ لو۔ اور اس سے معاہدہ کر لو کسی نے کہا۔ غلام سے معاہدہ کرنے سے کیا بنتا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ ان کی قوم میں سب برابر ہیں۔ بے شک تم کسی

غلام سے معاہدہ

کر لو۔ اس سے کام بن جائے گا۔ چنانچہ ایک مسلمان غلام پانی لینے قلعہ کے نیچے آیا۔ تو انہوں نے اس کو بلایا۔ اور کہا میاں اگر ہم قلعہ کا دروازہ کھول دیں۔ تو تم ہمیں کیا دو گے۔ وہ دنیا کی تمام چیزوں کے نام لیتا چلا گیا۔ اور کہتا گیا۔ کہ ہم ... گے۔ ... وہ بھی دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ... دروازہ کھول دیا۔ اور کہا۔ کہ مسلمانوں کا ہم سے معاہدہ ہو گیا ہے۔ جب کمانڈر انچیف کو اس کی خبر ملی۔ تو اس نے کہا۔ یہ تو بڑا ظلم ہوا ہے۔ اتنی مدت تک ہم نے لڑائی کی۔ اور ہمارے اتنے آدمی مارے گئے۔ اور اس کے بعد یہ غلام سب کچھ دے کر آ گیا ہے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں لکھا۔ کہ یہ معاہدہ ہو گیا ہے۔ ہم نے بہتیرا کہا ہے۔ کہ یہ غلام ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں۔ کہ تم نے کب اعلان کیا تھا کہ غلام سے معاہدہ نہیں ہو سکتا۔ ہم اپنے معاہدہ پر قائم ہیں۔ تم اگر چاہو۔ تو بے شک توڑ دو۔ حضرت عمرؓ نے لکھا۔ یہ لوگ ٹھیک کہتے ہیں۔ اگر تم نے معاہدہ توڑا۔ تو ان پر یہ اثر ہو گا۔ کہ مسلمانوں میں

غلام اور آزاد میں فرق

رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اب تم مان لو۔ لیکن آئندہ کے لئے اعلان کر دو۔ کہ معاہدہ ہمیشہ کمانڈر انچیف کے ذریعہ ہوا کرے گا۔ چنانچہ وہ معاہدہ ... گیا۔ اس طرح دور دور کی قوموں پر یہ ... کہ ... میں غلام اور آزاد میں کوئی فرق نہیں رکھا جاتا۔ اور اسلام کا فیض تمام بنی نوع انسان تک وسیع ہے۔ اسی طرح جب بیت المقدس مسلمانوں نے فتح کیا۔ تو ایک دفعہ عیسائی لشکر پھر اس پر حملہ آور ہوا۔ اور مسلمانوں کو نظر آیا۔ کہ ہمیں یہ علاقہ چھوڑنا پڑے گا۔ مسلمان کمانڈر نے شہر کے رؤسا کو بلایا۔ اور کہا ہم نے جو تم سے سالانہ ٹیکس لیا تھا۔ وہ اس غرض کے لئے تھا۔ کہ تمہاری

جانوں کی حفاظت

کریں۔ لیکن اب عیسائی لشکر اتنی طاقت میں ہے۔ کہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم کچھ وقت کے لئے پیچھے ہٹنے لگے ہیں۔ اس لئے تمہارا ٹیکس واپس

کیا جاتا ہے۔ اس وقت دنیا میں عام دستور یہ تھا۔ کہ فاتح قوم جب کسی شہر میں داخل ہوتی۔ تو اُسے لوٹتی تھی۔ یہاں یہ ہوا۔ کہ جب انہوں نے یہ شہر فتح کیا۔ تب بھی نہ لوٹا۔ اور جب واپس آئے۔ تب بھی بجائے لوٹنے کے انہوں نے ٹیکس کا سارا روپیہ واپس کر دیا۔ تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ عیسائیوں پر اس کا ایسا اثر تھا۔ کہ وہ شہر سے باہر کئی میل تک مسلمانوں کو چھوڑنے آئے اور روتے جاتے تھے۔ اور دعائیں کرتے جاتے تھے۔ کہ خدا تم کو پھر ہمارے ملک میں واپس لائے۔ تمہارے جیسے

امن پسند لوگ

ہم نے کبھی نہیں دیکھے۔ ہمارے اپنے مذہب والے تو لوٹتے ہیں۔ اور تم اتنا انصاف کرتے ہو۔ کہ واپس جانے سے پہلے ہمارا ٹیکس بھی ہمیں واپس کر رہے ہو۔ تو دیکھو۔ کس طرح یہ قوم

اخرجت للناس کی مصداق

ہو گئی۔

اسی طرح جب بحرین کے بادشاہ نے اسلام قبول کیا۔ تو اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لکھا۔ کہ یا رسول اللہ میرے ملک میں یہودی بھی ہیں۔ اور عیسائی بھی ہیں ایرانی بھی ہیں۔ اور عرب بھی ہیں ... آپ مجھے بتائیں۔ کہ میں ان میں سے کس کو اپنے ملک میں رہنے دوں۔ اور کس کو نکال دوں۔ آپ نے لکھا ہر قوم کو اپنے ملک میں رہنے دو۔ میں صرف یہ حکم دیتا ہوں۔ کہ ان میں سے جس کے پاس زمین نہ ہو۔ اس کو سال کا غلہ اور کپڑے دے دیا کرو۔ تو یہ بھی اخرجت للناس کی ایک شکل ہے۔ کہ کوئی شخص کسی قوم کا بھی ہو۔ اسلام اس کی خدمت اور فائدہ کو مدنظر رکھتا ہے۔ پھر یہ تو ابتدائی زمانہ کی باتیں ہیں۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت سے فائدہ اٹھانے والے لوگ موجود تھے۔ مگر دیکھو یہ تاثیر آگے دور تک چلی۔ کہ ہندوستان میں سب سے پہلی مسلمان حکومت حکومتِ غلاماں تھی۔ شہاب الدین غوری جب ہندوستان پر حملہ کرنے کے بعد واپس ہوا۔ تو جاتی دفعہ اس نے اپنے ایک غلام کو بلا کر کہا۔ کہ تم نے بڑی قربانی کی ہے۔ اس لئے میں سارا ہندوستان تمہیں دیتا ہوں چنانچہ وہ غلام بادشاہ رہا۔ اور کئی پشتوں تک اس کے خاندان کی بادشاہت چلی۔ اس خاندان کی حکومت

حکومتِ غلاماں

ہی کہلاتی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام نے مساوات کی جو روح چلائی تھی۔ تمام بنی نوع انسان سے محبت اور پیار کی جو رَو چلائی تھی۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی ... سو سال تک چلی گئی۔ عرب سے لے کر ہندوستان تک وہ لہرائی۔ اور ہندوستان میں بھی غلاموں کی سلطنت قائم ہو گئی۔ پس اخرجت للناس میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو بتایا ہے۔ کہ تم کو تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ملک میں جب کبھی سیلاب آتا ہے۔ اور احمدی لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔ تو درحقیقت اسی آیت پر عمل کرتے ہوئے وہ لوگوں کی خدمت کرتے ہیں ...

خدام الاحمدیہ کا اجتماع

بھی ہے۔ اس لئے میں انہیں اسی آیت کی طرف جو میں نے ابھی پڑھی ہے توجہ دلاتا ہوں اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہر مسلمان خادم ہے ہم نے تنظیم قائم کرنے کے لئے نوجوانوں اور بوڑھوں کا فرق کر دیا ہے۔ ورنہ درحقیقت تمام کے تمام مسلمان ہی قرآن کریم میں خدام بتائے گئے ہیں۔ میں نے پچھلے سال اپنی تقریر میں بتایا تھا۔ کہ خدام الاحمدیہ سے یہ مراد نہیں کہ احمدیوں کے خادم بلکہ خدام الاحمدیہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ احمدیوں میں سے خادم۔ یعنی ہم تو یہ ساری دنیا کے خادم صرف احمدیوں کے خادم نہیں۔ مگر احمدیوں میں سے اس گروہ نے اقرار کیا ہے۔ کہ ہم ساری دنیا کی خدمت کریں گے۔ تو درحقیقت ہم نے نوجوانوں کی تنظیم کا نام خدام الاحمدیہ رکھا ہے۔ ورنہ یہ آیت بتاتی ہے۔ کہ ہر مسلمان ہی اس کام کے لئے مقرر ہے۔ اور پھر اس نے خدمت کا طریق بھی بتا دیا ہے۔ کہ ہر انسان کو

نیک باتوں کی نصیحت

کی جائے۔ بری باتوں سے روکا جائے۔ اور خدا تعالےٰ کے جو احکام ہیں۔ ان کی اتباع اور فرمانبرداری کرائی جائے۔ یہی مسلمان قوم کو اس دنیا میں پیدا کرنے کی غرض ہے۔ اگر مسلمان قوم کسی زمانہ میں یہ غرض پوری نہیں کرتی۔ تو وہ کنتم خیر امة اخرجت للناس کے دائرہ سے نکل جاتی ہے۔ پھر وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت نہیں رہتی بلکہ اپنے نفس کی امت ہو جائے گی۔ یا غلار کی امت ہو جائیگی۔ یا اپنے سرداروں اور بادشاہوں کی امت ہو جائے گی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے متعلق خدا

تعالےٰ یہ صاف طور پر فرماتا ہے۔ کہ وہ خیر امت ہے کیونکہ وہ تمام بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ جب تک وہ تمام بنی نوع انسان کی خدمت کرتی ہے۔ اس وقت تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت ہے۔ اور جب وہ اس خدمت کو چھوڑ دیتی ہے۔ تو پھر وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت نہیں رہتی۔ بلکہ اپنے نفس کے تابع ہو جاتی ہے۔

پھر آگے فرماتا ہے۔ ولو امن اهل الكتاب لكان خيراً لهم یعنی اس وقت تو مسلمانوں کو غلبہ مل گیا ہے۔ مگر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اہل کتاب کو دنیا میں غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ اور یہودیوں اور عیسائیوں کو حکومتیں مل جائیں گی۔ پس فرماتا ہے ولو امن اهل الكتاب لكان خيراً لهم اگر اہل کتاب بھی ہمارے اس حکم پر ایمان لے آئیں اور وہ بھی اپنے آپ کو بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ تو اس کا نتیجہ ان کے لئے بھی بہت ہی اچھا نکلے گا۔ ورنہ ان کی حکومتیں بدنام ہو جائیں گی۔ چنانچہ دیکھ لو ساری دنیا میں امریکہ اور انگلستان کا بغض ہے کیونکہ یہ لو امن اهل الكتاب لكان خيراً لهم پر عمل نہیں کر رہے۔ امریکہ اور انگلستان والے بھی اہل کتاب ہیں سے ہیں۔ اور عیسائی ہیں۔ اگر وہ اس حکم کو مان لیتے تو ان کے متعلق لوگوں کے دلوں میں بغض اور کینہ نہ ہوتا۔

بدقسمتی سے ہمارے ہاں ہر آیت کے غلط معنے کر لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس آیت کے بھی غلط معنے کئے گئے ہیں۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں۔ اور ایمان لے آئیں تو ان کے لئے بہتر ہو گا۔ حالانکہ یہاں پہلے مسلمانوں کا ذکر کر کے بتایا گیا ہے۔ کہ انہیں ہم نے تمام دنیا کی بھلائی کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور پھر یہودیوں اور عیسائیوں کا ذکر کر کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر وہ ایمان لے آئیں۔ یعنی اگر وہ بھی اس حکم کو مان لیں تو ان کی حکومت کی عزت بڑھے گی۔ اور اگر انہوں نے

بنی نوع انسان کی محبت

کو اپنا مقصد قرار نہ دیا۔ تو لوگوں کے دلوں میں ان کے متعلق نفرت پیدا ہو جائے گی۔ اور ان کی حکومت کا انجام اچھا نہیں ہو گا۔ چنانچہ دیکھ لو اب عیسائیوں کو حکومت حاصل ہے۔ لیکن چونکہ انہوں نے اس آیت پر عمل نہیں کیا۔ اس لئے وہ جس ملک میں بھی جاتے ہیں۔ وہاں لوٹ کھسوٹ شروع کر دیتے ہیں۔ اگر امریکہ جاپان میں گیا۔ تو اس نے اسے لوٹنا شروع کر دیا۔ اگر انگلستان ہندوستان میں آیا۔

تو اس نے ہندوستان کو لوٹنا شروع کر دیا۔ اگر یہ عرب ہی سے گئے۔ تو ان کو لوٹنا شروع کر دیا۔ جس وقت پچھلی جنگ ہوئی ہے۔ تو مصر میں جنرل میکموہن برطانیہ کا نمائندہ تھا۔ شریف مکہ بیچارہ سادہ لوح آدمی تھا۔ اس کو جنرل میکموہن نے لکھا۔ کہ تم

ترکوں کے خلاف

ہماری مدد کرو۔ شریف مکہ نے کہا۔ اگر ہم مدد کریں تو تم ہمیں کیا دو گے۔ اس نے کہا۔ سب عرب کو متحد کر کے تمہارے حوالے کر دیں گے۔ وہ بے چارہ مان گیا۔ اور اس نے معاہدہ کر لیا۔ لیکن جب جنگ ختم ہو گئی۔ تو انگریزوں نے عرب کو بانٹنا شروع کر دیا۔ لبنان اور دمشق فرانس کو دے دیا۔ اور فلسطین اور عراق انگریزوں کے سپرد کر دیا۔ شریف کہ جس نے اپنی قوم کو مروایا تھا۔ اسے کچھ بھی نہ دیا۔ جب اس نے کہلا بھیجا۔ کہ آپ نے تو مجھ سے معاہدہ کیا تھا کہ اگر تم ہماری مدد کرو تو تمام عرب متحد کر کے تمہیں دے دیا جائے گا۔ تو کہنے لگے میک موہن تو ہمارا مصری نمائندہ تھا۔ اور ہمارے قانون میں ایسے معاہدات پر وزیر خارجہ دستخط کیا کرتا ہے۔ اس لئے وہ معاہدہ ہے ہی نہیں اب دیکھو حضرت عمرؓ نے تو غلام کے کئے ہوئے معاہدہ کو بھی مان لیا۔ لیکن انہوں نے اپنے

مصری نمائندہ

کے دستخطوں کو بھی رد کر دیا۔ اور کہا اسے معاہدہ کرنے کا کیا حق تھا۔ تم نے بیوقوفی کی جو اسے مان لیا۔ لیکن ہم تمہاری بیوقوفی کے ذمہ دار نہیں۔ ہمارے وزیر خارجہ کے دستخط ہوتے تو کوئی بات بھی تھی۔ گویا انہوں نے شریف مکہ سے دھوکہ کیا۔ اور اخرجت للناس کی بجائے اخرجت لانفسھم ہو گئے۔ انہوں نے اپنے ملک کے فائدہ کو مدنظر رکھا۔ بنی نوع انسان کے فائدہ کو مدنظر نہ رکھا نتیجہ یہ ہوا کہ خود شریف مکہ اور اس کے بیٹوں میں جھگڑا ہو گیا۔ کیونکہ امیر فیصل جو بعد میں عراق کا بادشاہ بن گیا تھا اور جس نے بڑی قربانی کی تھی۔ اور لڑائی میں بڑی تندہی سے کام کیا تھا۔ اس کو باپ پر غصہ آیا کہ مرنا تو میں پھرا ہوں اور ملک لے گئے انگریز۔ بعد میں انگریزوں نے بھی کچھ شرم کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یورپین اقوام میں سے انگریزوں میں کچھ شرم ہے۔ انہوں نے

عراق کی بادشاہت

اسے دے دی۔ اور اس طرح اپنے فعل کی کچھ پردہ پوشی کی۔ مگر عرب اکٹھا نہ ہوا۔ اور اب تک اکٹھا نہیں۔ اب کچھ حصہ تو سعودی عرب کے ماتحت جمع ہو گیا ہے۔ اور وہ بھی انہوں نے اپنی تلواروں سے اکٹھا کیا ہے۔ شام ان لوگوں نے فرانسیسیوں کو دے دیا تھا۔ اور اردن میں انہوں نے شریف مکہ کا ایک بیٹا بادشاہ بنا دیا تھا۔ شام والے اب خود اردن کے ساتھ ملنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انگریزوں میں اس کا کوئی دخل نہیں۔ مصر نے اپنے زور سے آزادی لی۔ اور وہ بھی اب کوشش کر رہا ہے۔ کہ عربوں کے ساتھ اتحاد کرے۔ لیکن اہل کتاب نے اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا نہ کیا۔ حالانکہ قرآن کریم نے انہیں پہلے سے بتا دیا تھا۔ کہ ولو اٰمن اھل الکتاب لکان خیراً لھم۔ اگر اہل کتاب اخرجت للناس کے حکم پر ایمان لاتے اور اپنے زمانہ حکومت اور اقتدار میں انہوں نے بھی بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے کوششیں کیں اور صرف اپنی ذات اور اپنے ملک کے فائدہ کے لئے منصوبے نہ کئے۔ تو ان کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے گی۔ اور ان کی عزت ہو گی۔ اور ان کی حکومتیں بھی لمبی ہو جائیں گی۔ لیکن اگر انہوں نے نفسا نفسی سے کام لیا۔ اور صرف اپنے ملکوں کا فائدہ سوچا تو دوسری قوموں کے دلوں میں اُن کا بغض بڑھ جائے گا۔ اور ان کی نفرت ترقی کر جائے گی۔ غرض اس آیت میں

آئندہ کے متعلق ایک پیشگوئی

بھی آ گئی۔ اور مسلمانوں کے فرائض بھی آ گئے۔ کہ تمام بنی نوع انسان کو برابر سمجھو۔ دیکھو ہمارے سمجھنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دوسروں کے دلوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً احمدی ہیں۔ ہم یہ نہیں مانتے کہ پوری طرح شریعت پر عمل کر رہے ہیں۔ مگر یہ ضرور نظر آتا ہے کہ یہاں کوئی غیر ملک کا نومسلم آ جائے۔ تو ربوہ والوں کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ اور آنے والے بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمیں اپنے بھائی معلوم ہوتے ہیں۔ یہ اسی لئے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ غیر ملکیوں کو دیکھ کر فوراً ان کا دل کھل جاتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم تمام بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اب اس وقت ساری دنیا میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور ہندوستان اور پاکستان دونوں

ساری تبلیغ کا خرچ

برداشت کر رہے ہیں۔ اگر غیر ملکوں سے خرچ کے متعلق کہا جائے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں جو مبلغ ہیں۔ ان کا خرچ تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ باقی ملکوں کے لئے ہم کیوں تکلیف اُٹھائیں۔ ہم اُنہیں آہستہ آہستہ سمجھا رہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ وہ مانیں گے۔ لیکن پاکستان اور ہندوستان نے پہلے سے تبلیغ کا سارا بوجھ اُٹھایا ہوا ہے۔ ان کی مثال بئے کی سی ہے یا بعض کہتے ہیں کہ ٹیری ایک جانور ہے۔ وہ رات کو سوتے وقت ٹانگیں اونچی رکھتا ہے۔ اور سر نیچے رکھتا ہے۔ کہانیوں والے جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم نے تو کہا ہے۔ کہ ہم نے جانوروں کی بولیاں حضرت سلیمان کو سکھلائی مگر ہماری کہانیوں والے کہتے ہیں۔ کہ ہم نے بھی جانوروں کی بولیاں سیکھی ہوئی ہیں۔ تو کہتے ہیں کسی نے ٹیری سے پوچھا۔ کہ تو اپنی ٹانگیں اونچی کیوں رکھتی ہے کہنے لگی۔ اس لئے کہ اگر رات کو آسمان گر پڑا تو میں اُسے اپنی ٹانگوں پر سنبھال لوں گی۔ ہماری احمدیوں کی مثال بھی بالکل ٹیری کی سی ہے

ساری دنیا میں اسلام پھیلانا

کوئی معمولی بات نہیں۔ لیکن سب قومیں کہتی ہیں کہ ہم دوسرے ممالک کی تبلیغ کا بوجھ کیوں اٹھائیں ہمارے مبلغ ہوں ہمارے سکول ہوں تو ان کا بوجھ ہم اُٹھائیں گے۔ لیکن یہاں جامعۃ المبشرین ہے۔ اس میں عرب بھی آ کر پڑھتے ہیں۔ سوڈانی بھی پڑھ رہے ہیں۔ سمالی بھی پڑھ رہے ہیں۔ اور جرمن بھی پڑھ رہے ہیں انگریز بھی پڑھتے ہیں۔ امریکی بھی پڑھتے ہیں۔ لیکن کبھی بھی

پاکستانی یہ نہیں کہتا

کہ میں کیوں بوجھ اُٹھاؤں یہ تو غیر ملکوں کے لوگ ہیں۔ پاکستانی نہیں۔ بلکہ یہ کہتا ہے۔ الحمدللہ ایک بھائی اور آ گیا۔ گویا یہ سب کو اپنا بھائی سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس میں اخرجت للناس والی روح پائی جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے غیر ملکی نومسلم بھی اسے اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں بھی ان کا

ادب اور احترام

ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بوجھ اٹھانا تو ہم سب کے ذمہ تھا۔ مگر یہ مالی لحاظ سے کمزور ہوتے ہوئے بھی سارا بوجھ برداشت کر رہے ہیں۔ شام ہی کو دیکھ لو۔ ملک شام وسعت میں پاکستان سے چھوٹا ہے۔ لیکن آمد ہمارے ملک کی آمد سے بہت زیادہ ہے

مجھے یاد ہے۔ جب ہم ۱۹۲۴ء میں لنڈن گئے۔ تو چوہدری علی محمد صاحب میرے ساتھ تھے۔ انہوں نے بیت المقدس میں ایک قمیص سلوائی جب وہ دھل کر آئی۔ تو دھوبی نے ڈیڑھ روپیہ اُجرت مانگی۔ چوہدری علی محمد صاحب نے کہا میں نے تو بارہ آنے میں قمیص سلوائی ہے۔ اور تو ڈیڑھ روپیہ دھلوائی کی اُجرت مانگتا ہے۔ اس وقت کپڑا سستا ہوتا تھا۔ آخر کسی نے ہنس کر کہا۔ اس کو قمیص ہی دے دو۔ دھوبی راضی ہو گیا۔ اور انہوں نے اسے قمیص دے کر پیچھا چھڑایا۔ دھوبی قمیص لے کر چلا گیا۔ اور انہوں نے شکر کیا کہ ڈیڑھ روپیہ بچ گیا۔ غرض

ملک کی مالی حالت

بہت اچھی ہے۔ مزدور کی مزدوری اتنی زیادہ ہے کہ تم لوگ اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ وہاں ایک معمولی ملازم پندرہ سولہ پاؤنڈ ماہوار کما لیتا ہے۔ پس ان لوگوں کے پاس مال زیادہ ہے مگر ملک چھوٹا ہے۔ اگر ان کی روح بھی پاکستانیوں والی ہو جائے۔ تو وہ جماعت کے لئے بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ پاکستان غریب ہے مگر اس کی روح اخرجت للناس والی ہے سارا دن وہ مزدوری کرتا ہے۔ لنگوٹا کسا ہوا ہوتا ہے اور وہ مٹی کی ٹوکریاں ڈھوتا ہے یا جنگل میں سارا دن گھاس کاٹتا ہے اور شام کو آ کر اسے بازار میں بیچتا ہے۔ اس کے بدلہ میں اسے مثلاً ایک روپیہ ملتا ہے۔ اور اس میں سے وہ ایک آنہ سلسلہ کو دے دیتا ہے۔ اور کہتا ہے اس سے اسلام پھیلے گا۔ گویا اسلام سے اس کو اتنی محبت ہے کہ وہ خیال بھی نہیں کرتا کہ میں نے سارا دن گھاس کاٹا ہے یا مزدوری کی ہے۔ اب چند پیسے ملے ہیں تو ان سے بیوی بچوں کی

روزی کا سامان

کروں۔ بلکہ کہتا ہے چندہ دے دو۔ اس سے امریکہ میں اسلام پھیلے گا۔ یورپ میں اسلام پھیلے گا۔ اب ہیمبرگ (جرمنی) کی مسجد کی تحریک ہوئی۔ تو بعض غریب لوگوں نے ڈیڑھ ڈیڑھ سو کی رقم بھیج دی۔ اسی طرح کوئی بیوہ ہے تو وہ رقم بھیج رہی ہے۔ کہ یہ مسجد میں لگا دو۔ پچھلے سال جب میں ولایت سے آیا۔ تو ایک ڈاکٹر مجھے ملا۔ اور اس نے کہا۔ میری ماں نے دو ہزار روپیہ بھیجا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ

مسجد کیلئے چندہ میں

دیدیا جائے۔ حالانکہ وہ خود بیوہ تھی۔ تو یہ

اخرجت للناس کا نمونہ ہے۔ اگر یہ نمونہ اور بڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اور زیادہ برکت دے دیگا۔ اب تو احمدی پانچ چھ لاکھ ہیں۔ اگر سارے مسلمان احمدی ہو جائیں۔ تو وہ چالیس کروڑ ہو جاتے ہیں۔ اور اگر چالیس کروڑ اخرجت للناس بن جائیں۔ تو پھر سوال ہی باقی نہیں رہ جاتا ... سب ہیں۔ ہم امریکہ اور یورپ کو یوں دبوچ لیں جیسے

باز چڑیا

کو دبوچ لیتا ہے اور دنیا کے کونہ کونہ تک اسلام پھیلا دیں۔ کیونکہ

تو وہ قطرہ بشود دریا

ایک ایک قطرہ مل کے دریا بن جاتا ہے۔ اگر چالیس کروڑ آدمی مل جائیں۔ اور وہ روپیہ بھی سال میں چندہ دیں۔ تو چالیس کروڑ روپیہ سالانہ بن جاتا ہے۔ اب تو ہماری جماعت بہت غریب ہے۔ پھر بھی اوسط چندہ فی کس اڑھائی تین روپیہ بن جاتا ہے اگر چالیس کروڑ مسلمان ہو جائیں۔ اور آٹھ آنے اوسط چندہ ہو۔ تو بیس کروڑ روپیہ سالانہ آ جائے گا۔ جس کے معنے ہیں ڈیڑھ کروڑ روپیہ ماہوار۔ اس سے ہم دنیا کے چپہ چپہ میں مبلغ بھیج سکتے ہیں۔ اور اتنا لٹریچر شائع کر سکتے ہیں۔ کہ کوئی یورپین اور عیسائی ایسا نہ رہے۔ جس کے پاس

اسلامی کتابوں کا ذخیرہ

نہ ہو۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا ہے اور کہا ہے کہ کچھ ہم نے تم کو دیا ہے۔ اس سے تم دوسرے لوگوں کو بھی کھلاؤ اور پلاؤ۔ ہم نے تمہیں اس لئے نہیں بھیجا کہ کماؤ اور صرف اپنی ذات پر خرچ کرو۔ بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ کماؤ اور لوگوں پر خرچ کرو۔ اگر تم لوگوں پر خرچ کرو گے۔ تو تم خود اچھا ہو گا۔ لیکن خرچ کیسے کرو اس کا طریق بھی ہم بتا دیتے ہیں۔ کہ تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر۔ نیک باتیں لوگوں تک پہنچاؤ۔ اور بری باتوں سے ان کو روکو۔ یعنی تبلیغ کرو۔ یہ تبلیغ کا ہی مضمون ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے

ایک نئی طرز میں

بیان کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر ہم کسی کو اسلام سکھاتے ہیں۔ تو اس میں ہمارا تو فائدہ نہیں اسی کا فائدہ ہے۔ پھر اگر ہم اپنا روپیہ اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ دوسروں کو اونچا کریں جیسے ہمارے نوجوان ویسٹ افریقہ اور ایسٹ افریقہ

میں سکول اور کالج کھول رہے ہیں۔ اور ان کو پڑھا رہے ہیں۔ تو اس میں بھی دوسروں کا ہی فائدہ ہے۔ لیکن ہمیں اس طرح فائدہ پہنچتا ہے کہ ایک تو ہمیں ثواب مل جاتا ہے۔ اور دوسرے وہ قوم ہماری محبت سے بھر جاتی ہے۔ افریقن لوگوں کے لئے انگریزوں نے بڑا روپیہ خرچ کیا ہے۔ لیکن ان کے وہ دشمن ہیں۔ اور ہم پر جان دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انگریز نے اس لئے خرچ کیا تھا کہ بعد میں انہیں لوٹے اور ہم نے اس لئے خرچ کیا کہ انہیں ترقی ہو۔ اس لئے ہماری محبت ان کے دلوں میں بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور

انگریزوں کی نفرت

ان کے دلوں میں بڑھتی جاتی ہے۔ کیونکہ انگریز نے جتنا روپیہ خرچ کیا اس نیت سے کیا کہ بعد میں ان سے فائدہ اٹھائے اور ہم نے ان پر جو کچھ خرچ کیا وہ ان کے فائدہ کے لئے کیا ہے۔ میں بیماری میں یورپ گیا۔ تو افریقہ کی جماعتوں میں سے نیگوس کے لوگوں نے اپنا ایک رئیس ہوائی جہاز سے لنڈن میری خبر پوچھنے کے لئے بھجوا دیا۔ اس میں میرا اتنا ادب اور احترام تھا۔ کہ جب مجلس ہوتی تو وہ میرے پاؤں کے قریب آ کر بیٹھ جاتا انگریزوں میں اس کا بڑا احترام تھا۔ جب مجلس میں انگریز آتے وہ اُسے اٹھا کر میرے پاس بٹھانا چاہتے۔ لیکن وہ میرے پیروں میں آ کر بیٹھ جاتا اور کہتا یہ میری عزت کی جگہ ہے میں یہاں بیٹھوں گا۔ میں بیماری میں بعض دفعہ گھبرا کر باہر کرسی پر بیٹھ جاتا تھا۔ وہ باہر سے پھر کر آتا کسی بڑے آدمی یا وزیر سے مل کر آتا اور آ کر میرے پاؤں کے قریب زمین پر بیٹھ جاتا۔ میں اُسے اٹھا کر کرسی پر بٹھانا چاہتا تو کہتا نہیں نہیں میری عزت اسی میں ہے کہ میں یہیں بیٹھوں۔ سارا لنڈن اس کی تصویریں لیتا تھا

بڑے بڑے وزرار

اس سے ملتے تھے۔ لیکن اس کی محبت کی حالت یہ تھی۔ کہ وہ میرے پاؤں کے قریب بیٹھنا اپنی عزت تصور کرتا تھا۔ حالانکہ ہم نے تو بہت تھوڑا روپیہ خرچ کیا ہے۔ انگلستان نے ہم سے

ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ

ان کے ملک پر خرچ کیا ہے۔ مگر انگریزوں کے متعلق ان کے دلوں میں نفرت ہے۔ اور ہماری محبت ہے۔ میں نے عیسائیت کے

رد میں ایک رسالہ لکھا اس میں کچھ الفاظ سخت تھے۔ کیونکہ جس کتاب کے جواب میں وہ رسالہ تھا اس میں بڑے بڑے سخت الفاظ اسلام کے متعلق استعمال ہوئے تھے۔ مجھے بھی جوش آ گیا۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کہنے لگے لفظ بدل ڈالئے۔ افریقہ میں انگریز اس رسالہ کو ضبط کر لیں گے۔ وہ رئیس باہر سے کسی وزیر کو مل کر آیا۔ میں گھر سے باہر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم نے اس کے لئے کرسی رکھوائی لیکن وہ میرے پاؤں میں آ کر بیٹھ گیا۔ پھر میں نے اُسے کہا بتایئے میں نے ایک رسالہ لکھا ہے اور چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ گورنمنٹ اسے ضبط کرے گی۔ آپ کی کیا رائے ہے۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ اور کہنے لگا گورنمنٹ ضبط کرے گی۔ تو میں گورنر کی گردن پکڑ کر اُسے مروڑ نہ دوں گا۔ ہم مسلمان وہاں زیادہ تعداد میں ہیں۔ اس لئے کوئی پرواہ نہ کیجئے کسی کی مجال نہیں۔ کہ وہ اس

کتاب کو ضبط کرے

یہ غیرت اسے اس لئے آئی۔ کہ وہ سمجھتا تھا کہ یہ ہماری خاطر قربانی کر رہے ہیں۔ اور گورنر کی قوم جو روپیہ خرچ کرتی ہے اس کے متعلق وہ جانتا تھا کہ وہ انہیں لوٹنے کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ اس لئے اس کے دل میں اس

قوم کی محبت نہیں

تھی۔ بلکہ ان کے لئے شدید نفرت تھی۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ ایسا گُر مسلمانوں کو بتایا ہے کہ اگر وہ اس پر عمل کریں۔ تو وہ غیروں میں اپنے لئے محبت پیدا کر سکتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں لاہور میں احمدیوں کو مارا جاتا تھا بعد میں مارشل لاء لگا۔ اور اس میں بہت سے مسلمان مارے گئے۔ لیکن غیر احمدی سمجھتے تھے کہ اس کا موجب ہم ہیں۔ بعد میں سیلاب آ گیا اور آپ لوگوں نے وہاں سیلاب زدوں کی خدمت کی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں لاہور گیا۔ اور میں نے ان تمام جگہوں کو دیکھا جہاں احمدیوں نے خدمت خلق کی تھی۔ میں نے دیکھا کہ عورتیں مرد اور بچے سب اپنے گھروں سے باہر آ جاتے تھے۔ اور

جماعت کا شکریہ

ادا کرتے تھے۔ ان میں سے کئی لوگ میری منتیں کرتے تھے کہ ان کے مکانوں کی چھتیں بھی ٹوٹی ہوئی ہیں۔ انکی امداد کی جائے۔ ایک مخالف اخبار نے لاہور کے ان لوگوں کو طعنہ دیا کہ ابھی مارشل لاء

کے دنوں میں احمدیوں نے تمہارے بھائیوں کو مروا دیا ہے۔ اور اب تم ان کی منتیں کر رہے ہو۔ احمدیوں کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہو ایسا کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ اگرچہ اس نے غلط کہا تھا۔ کہ وہ لوگ ہماری وجہ سے نقصان رسیدہ ہوئے تھے۔ لیکن تاہم میں نے کہا چلو اس نے اتنا تو مان لیا کہ وہ لوگ ہماری منتیں کرتے تھے۔ وہ منتیں کیوں کرتے تھے۔ اسی لئے کہ وہ جانتے تھے کہ ہم نے جو خدمت کی ہے وہ اپنے نفس کے لئے نہیں کی۔ بلکہ محض ان کے لئے کی ہے۔ پچھلے دنوں سیلاب آیا۔ تو مجھے لائل پور کے ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ شیخوپورہ کا وہ حصہ جہاں احمدیوں نے خدمت کی۔ میرے علاقہ میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک جگہ پر کچھ جانور مرے پڑے تھے۔ اور ان سے بہت بو آ رہی تھی۔ میں نے پولیس سے ان جانوروں کو دفن کرنے کے لئے کہا تو اس نے انکار کر دیا۔ لیکن آپ کے احمدیوں نے بڑے شوق سے اس کام کو کیا۔ اس کا مجھ پر اتنا اثر ہوا۔ کہ میں نے سارے مسلمانوں کو کہا۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ تم ان احمدیوں کے دشمن ہو۔ اور وہ تمہاری خاطر اتنا کام کرتے ہیں۔ تمہاری پولیس جو گورنمنٹ سے تنخواہ لیتی ہے وہ کام کرنے کو تیار نہ ہوئی۔ میں نے اُسے مردہ جانوروں کے دفن کرنے کے لئے کہا۔ تو اس نے انکار کر دیا۔ اور احمدیوں کو کہا۔ تو بات سنتے ہی وہاں چلے گئے۔ اور جانوروں کو دفن کر دیا۔ پس اگر تم اخرجت للناس والی بات کو یاد رکھو تو اپنی

پیدائش کی غرض

کو پورا کر سکتے ہو۔ اور لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کر سکتے ہو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم کو پیدا ہی بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کیا گیا ہے۔ لیکن اگر یہ اہل کتاب بھی جن کا دین جھوٹا ہے۔ اس پر عمل کریں۔ اور بے نفسی اور بے غرضی سے بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ تو دنیا ان کی تعریف ہونے لگ جائے گی۔ اور ان کا انجام اچھا ہو جائے گا۔ مسلمان جن کا مذہب سچا ہے۔ ان کا انجام تو آپ ہی ظاہر ہے۔ اگر سچے مذہب والا بے غرضی سے خدمت کرے گا۔ تو لازماً اس کو بڑی ترقی حاصل ہوگی۔ اور دل بھی اس کی تائید کر رہا ہوگا۔ اور ان دونوں چیزوں کی تائید کے بعد اس کا رتبہ دنیا میں بڑا مد جائے گا۔

لیکن فرماتا ہے اگر عیسائی اور یہودی بھی سچے دل سے

بنی نوع انسان کی خدمت

کریں۔ اور بے غرضی سے کریں اور اخرجت للناس کی تعلیم کو یاد رکھیں تو ان کو بھی دنیا میں بڑی عزت ملیگی اور وہ بڑی ترقی کر جائیں گے۔ لیکن یہ ایسا کریں گے نہیں۔ یہ خود غرضی سے ہی کام کریں گے جس کی وجہ سے انکو نقصان پہنچے گا۔ اگر یہ ہماری بات مان لیں۔ اور ہم نے مسلمانوں کے پیدا کرنے کا جو مقصد

[illegible] (الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۵۲ء)

یاجوج ماجوج کی آخری جنگ

قرآن مجید کی واضح پیشگوئی

(۱)

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

قرآن مجید اور پیشگوئیاں

قرآن مجید ایک کامل صحیفہ ہے جو نسلِ انسانی کی دائمی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل ہوا ہے۔ اس میں اعلیٰ احکام اور جامع تعلیمات بھی ہیں۔ ان احکام کا فلسفہ اور ان تعلیمات کی حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ قرآن مجید میں تزکیۂ نفس کے طریق بھی بتائے گئے ہیں۔ اور ان پر چلنے کے ذرائع بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں انسان کے ایمان کو ہر زمانہ میں تازہ رکھنے کے لئے قرآن پاک میں اہم پیشگوئیاں بھی ذکر کی گئی ہیں تا ان کے ظہور پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے علیم و خبیر ہونے پر زندہ دلیل قائم ہو جائے۔ قرآن مجید کی یہ پیشگوئیاں مستقبل قریب کے بارے میں بھی ہیں اور مستقبل بعید کے متعلق بھی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض پیشگوئیاں اُس وقت سے بھی تعلق رکھتی ہیں جب قیامت قائم ہوگی اور نسلِ انسانی اپنے اعمال کی کامل جزا و سزا پائے گی۔ یہ سب پیشگوئیاں قرآن مجید کے زندہ خدا کا تازہ کلام ہونے پر واضح دلیل ہیں۔

آخری زمانہ کے بارے میں قرآنی خبریں!

قرآن مجید نے ہمارے اس زمانہ کے بارے میں جو الہامی کتابوں کی رُو سے آخری زمانہ ہے۔ بہت سی پیشگوئیاں بیان فرمائی ہیں۔ تا کمزور ایمان انسانوں کے لئے تقویتِ ایمان کا باعث ہوں اور سچے مومنوں کو ازدیادِ ایمان حاصل ہو۔ آخری زمانہ کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں بکثرت ہیں۔ ان میں سے آج کے موضوع سے جن کا تعلق ہے ان کا اختصاراً ذکر کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں جب لوگوں کی ایمانی حالت کمزور ہو جائے گی۔ اور طاغوتی طاقتیں ہر طرف سے ایمان کے قلعہ پر حملہ آور ہونگی۔ اور تمام دُنیا مادیت کے مُردار پر گِدھوں کی طرح گر رہی ہوگی۔ ایمان ثریا پر جا چکا ہوگا۔ روحانیت عنقا ہو چکی ہوگی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنے ایک فرستادہ کو بھیجے گا اور اس کے لئے ہیبت ناک نشان دکھائے گا تا لوگ سمجھیں کہ زندہ خدا موجود ہے اور دینِ اسلام اس کا بھیجا ہوا کامل دین ہے۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ موعود جس کی بعثت درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا ظہور ہوگی بہت سے لوگوں کو پاک کرے گا اور بہت سے لوگ اس کے ہاتھ پر نئی روحانی زندگی پائیں گے۔ لیکن دنیا کی بیشتر آبادی اسی ڈگر پر چلتی رہے گی جس پر پہلے سے گامزن تھی۔ وہ اس مامور کی آواز پر کان نہ دھرے گی۔ اور اس کی آسمانی باتوں کی شنوا نہ ہوگی بلکہ اس کی دعوت پر استہزاء کرے گی اور خدا کی باتوں کو ٹھٹھوں میں اڑانے کی کوشش کرے گی۔ جب تاریکی کے فرزندوں کی یہ روش انتہاء کو پہنچ جائے گی۔ تب خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکے گا اور زمین پر ہولناک تباہی آئے گی۔ شہر اور دیار ملیا میٹ ہو جائیں گے اور انسانوں کو جائے فرار نہ ملے گی۔ مگر چونکہ خدا غضب میں دھیما ہے۔ اور اس کی رحمت جس طرح یہ تقاضا کرتی ہے کہ عذاب سے پہلے رسول مبعوث فرمائے۔ نذیر کو بھیجے۔ فرمایا۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (اسراء ۱۵) کہ ہم عذاب دینے سے پہلے ضرور رسول بھیجتے ہیں۔ اسی طرح اس کی رحمت مقتضی ہے کہ انسانوں کو یکدم گرفت میں نہ لائے۔ بلکہ آہستہ آہستہ عذاب دے تا ان میں سے جو توبہ کر کے بچنا چاہیں۔ وہ بچ جائیں۔ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (سجدہ ۲۱) کہ ہم مکذبین کو پہلے ہلکے عذاب دیتے ہیں اور بڑے عذاب کی نوبت آخر میں آتی ہے تاکہ وہ چھوٹے عذابوں سے نصیحت حاصل کر کے توبہ اور رجوع کر سکیں۔

موعود کل ادیان کی بشارت

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موعود رسول کے زمانہ میں تمام مذاہب پر اتمام حجت کی جائے گی۔ اور سب دینوں پر اسلام کی برتری ثابت کی جائے گی۔ فرمایا هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (سورۃ الصف) کہ اللہ ہی نے اپنے رسول کو کامل ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے تا وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ عظیم منصب بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے جس کی بشارت سورۂ جمعہ میں وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کے الفاظ میں دی گئی ہے اور کسی نبی یا ولی کے ظاہر سے پُر نہیں ہو سکتا تھا۔ آپ ہی پر قرآن پاک نازل ہوا اور آپ ہی کے روحانی مظہر کے ذریعہ اس کی تکمیلِ اشاعت مقدر تھی۔ اور یہ تکمیلِ اشاعت آخری زمانہ سے تعلق رکھتی تھی۔ جب کہ دنیا اپنے ذرائع اور وسائل کے لحاظ سے ایک شہر کی حیثیت اختیار کر جانے والی تھی۔ اور مسلمانوں پر ایک بے عملی اور غربت کا دَور آنے والا تھا۔

اس موعود کے لئے مختلف قوموں میں مختلف ناموں سے انتظار ہو رہی تھی۔ مگر وہ جامع رسول جو سب قوموں کا موعود ہو سکے۔ وہ وہی ہو سکتا تھا جسے يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا کہنے والے رسول کے فیوض و برکات نے مقامِ ظلیت پر کھڑا کیا ہو۔ الغرض لوگ انتظار کرتے رہیں یا وقت پر ظاہر ہونے والے موعود کو مان لیں یہ ان کا کام ہے۔ بہرحال قرآن مجید نے یہ خبر دے رکھی ہے کہ آخری زمانہ میں ایک عظیم الشان فرستادہ مبعوث ہوگا۔ اور وہ دینِ اسلام کو دنیا کے سب دینوں پر غالب کر کے دکھا دے گا۔

یاجوج ماجوج کے خروج کی خبر

قرآن مجید فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں دو بڑی قومیں دنیا پر غالب آجائیں گی اور وہ زمین پر روحانی موت وارد کرنے کا موجب بنیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ (انبیاء: ۹۶-۹۷) کہ ایک وقت آئے گا جب یاجوج و ماجوج کو کھول دیا جائے اور وہ ہر چوٹی اور بلند جگہ پر سے دوڑتے ہوئے چھا جائیں گے۔ تب سچے وعدہ (الوعد الحق) کے ظہور کا موقعہ پیدا ہو جائے گا۔ اس پر کافروں کی نظریں ششدر رہ جائیں گی اور وہ کہیں گے کہ ہم تو اس سے غافل ہی رہے بلکہ ہم ظالم تھے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا (الکہف ۹۴) کہ لوگ اس وقت کے مامور ذوالقرنین (یہ صفاتی نام ہے) کے پاس آکر کہیں گے کہ یاجوج و ماجوج نے زمین میں فساد برپا کر رکھا ہے۔ کیا آپ ہمارے اور ان کے درمیان روک بنا کر ہمیں ان سے بچا لیں گے؟ اور ہم آپ کو ٹیکس ادا کرتے رہیں گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یاجوج و ماجوج کا زمین پر غلبہ ہونے والا ہے۔ اور وہ زمین میں فساد برپا کرنے والے ہیں۔ اور اسی وقت الوعد الحق کے ظہور کا موقعہ ہوگا۔

حدیث نبویہ میں یہ تصریح موجود ہے کہ آخری زمانہ میں جب مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ تو اس وقت یوں ہوگا۔ "اذ اوحی اللہ الی عیسیٰ انی قد اخرجت عباداً لی لا یدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الطور ویبعث اللہ یاجوج و ماجوج وھم من کل حدب ینسلون رواہ مسلم (مشکوٰۃ المصابیح باب الذکر الدجال صفحہ ۴۷۴)" کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود پر وحی کرے گا اور اُسے بتائے گا کہ میں نے ایسے لوگ پیدا کر دیئے ہیں۔ جن سے جنگ کرنے کی اور لوگوں کو طاقت نہیں۔ تو میرے بندوں کو (یعنی اپنی جماعت کو) کوہ طور (روحانی تجلیات کے مرکز) پر لے جا۔ اور اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو برپا کریگا۔ اور وہ ہر بلندی کو پھلانگتے پھریں گے۔

پیشگوئیوں میں استعارات ضروری ہیں۔ اسی لئے مسلم شریف کی اس حدیث میں بہت سے استعارات ہیں مگر یہ بات تو روزِ روشن کی طرح واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ کہ مسیح موعود کے ظہور اور یاجوج ماجوج کے خروج کا ایک ہی زمانہ ہے نیز یہ بھی ثابت ہے کہ جس دجال کے فتنہ سے ہر نبی ڈراتا آیا ہے وہ انہی یاجوج و ماجوج میں ہے۔ کیونکہ ایک وقت میں یاجوج و ماجوج کے غلبہ کے ساتھ ساتھ دجال کا علیحدہ غلبہ تصور میں نہیں آسکتا۔ اسلئے ماننا پڑیگا کہ درحقیقت دجال یاجوج و ماجوج کا ہی اعتباری اور صفاتی نام ہے۔ (باقی)

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

از جناب ناظر صاحب دعوت وتبلیغ قادیان

خدا تعالیٰ کے فضل [illegible] نظارت دعوت وتبلیغ کا شعبہ نشر و اشاعت تبلیغی لٹریچر کی طباعت، ترسیل و تقسیم میں مستعدی سے کام کر رہا ہے [illegible] ہندوستانی [illegible] سے متعدد احمدی غیر احمدی اور غیر مسلم دوست تبلیغی لٹریچر کا متواتر مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو حسب ضرورت لٹریچر بھجوایا جاتا ہے۔ بہت سے غیر مسلم (جن [illegible] شامل ہیں) نہایت توجہ سے اسلام اور احمدیت کا لٹریچر پڑھ رہے ہیں۔ اور ان کی غلط فہمیاں دور ہو کر نیّر اسلام کی روشنی ان کے باطن کو روشن کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ کتنا عظیم الشان نشان ہے کہ مرکز احمدیت (قادیان) [illegible] غیر معمولی اور مخالفانہ حالات میں بھی اسلام کی روحانی روشنی ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک [illegible] والے بے سر و سامان درویش آج بھی بانشراح صدر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اپنی جان، مال اور عزت کی قربانی پیش کر [illegible]۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ماہ نومبر میں مرکزی دفتر کے ذریعہ جو لٹریچر ملک کے طول و عرض میں بھجوایا گیا ہے۔ اس کا گوشوارہ احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے لیکن ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک میں بہت زیادہ وسیع کام کی ضرورت ہے۔ جس کی سرانجام دہی کے لئے احباب کے تعاون اور عملی خدمت کی ضرورت ہے

اسی ماہ کل ۲۲۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

گوشوارہ تقسیم لٹریچر دفتر نظارت دعوۃ وتبلیغ

ماہ نومبر ۱۹۵۶ء

نمبر	نام رسالہ یا ٹریکٹ	تعداد
۱	پیغام صلح ہندی	۱۰۸
۲	زمانہ کی پکار یا ضرورت انگریزی	۵۷
۳	محامد خاتم النبیین اردو	۲۸
۴	زندہ اسلام اردو	۲۶
۵	سٹیریس پھل اردو	۱۴
۶	حقیقت اسلام اردو	۴۰
۷	پرگنہ ٹبانہ کا گورو (گورمکھی)	۲۴
۸	سیرت مسیح موعودؑ (انگریزی)	۶۸
۹	سیرت مسیح موعودؑ (اردو)	۲۳
۱۰	خاتم النبیین کی تفسیر اردو	۱۴
۱۱	تحریک احمدیت اردو	۶۴
۱۲	احمدیہ موومنٹ (انگریزی)	۱۲۰
۱۳	خصوصیات قرآن انگریزی	۱۰۰
۱۴	آنحضرت صلعم کی شان کا انسان آجتک پیدا نہیں ہوا۔	۲۴
۱۵	زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے	۲۴
۱۶	میں اسلام پر کیوں یقین رکھتا ہوں	۱۳۰
۱۷	آسمانی تحفہ (ہندی)	۱۸۰
۱۸	آسمانی تحفہ (گورمکھی)	۱۵۵
۱۹	کرشن اوتار اردو	۳۳
۲۰	آسمانی تحفہ اردو	۱۵۰
۲۱	مولانا مودودی کے بیان پر تبصرہ	۱۴
۲۲	احمدیت کا پیغام (انگلش)	۴۰
۲۳	حکومت اور جماعت احمدیہ	۲۰
۲۴	عقائد و تعلیمات	۲۰
۲۵	اسلام کا روشن مستقبل	۴
۲۶	وہی ہمارا کرشن اردو	۸
۲۷	تمام جہان کو انعامی چیلنج	۱
۲۸	مسیح ناصری اس دنیا میں نہیں آسکتے	۵
۲۹	زمانہ کے امام کو ماننا ایمانیات میں سے ہے	۱۶
۳۰	احمدیہ موومنٹ لیکچر لندن انگریزی	۱
۳۱	مسیح موعود کا دعوےٰ نبوت اور مولوی محمد علی	۸
۳۲	ختم نبوت پر فیصلہ	۵
۳۳	جری اللہ فی حلل الانبیاء	۱۴
۳۴	ذریت طیبہ	۱۵
۳۵	قبر کے عذاب سے بچو اردو	۲۸
۳۶	اس زمانہ کے امام اور مجدد کو پہچانو	۱۵
۳۷	برکات خلافت	۱۶
۳۸	کرشن اوتار (ہندی)	۵۶
۳۹	آسمانی تحفہ (انگریزی)	۴۲
۴۰	مولوی محمد علی کا جھگڑا مولوی ... سے	۱۰
۴۱	بیان	۱
۴۲	ہمارے رسول کے پیارے حالات	۱
۴۳	پریم بھرے گیت	۲
۴۴	تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب	۲
۴۷	تناسخ اور آواگون	۲۰
۴۸	وہی ہمارا کرشن (ہندی)	۱۰۰
۴۹	محمدؐ عربی صلعم	۳
۵۰	مسئلہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام	۷
۵۱	شرائط بیعت	۱
۵۲	عظیم الشان خوشخبری	۳
۵۳	تحریک جدید کے بیرونی مشن	۴
۵۴	امن کے شہزادے کا آخری پیغام (اردو)	۳
۵۵	خصائص القرآن	۲
۵۶	موجودہ زمانہ کا اوتار	۸
۵۷	علمی معجزہ	۷
۵۸	ختم نبوت کی حقیقت	۶
۵۹	نظام نو	۱
۶۰	اسلامی اصول کی فلاسفی	۳
۶۱	المہدی	۱
۶۲	انبیاء پر اعتراضات کا حل	۲
۶۳	سیرت خلیفۃ المسیح الثانی (انگریزی)	۱۵
۶۴	میاں محمود کے خط کا جواب	۳
۶۵	قادیانی مسئلہ کا جواب	۶
۶۶	تعدد ازدواج اور ہندو مذہب میں	۵
۶۷	شاہ حبشہ کو دعوت حق	۱۶
۶۸	قبر کے عذاب سے بچو (انگریزی)	۲
۶۹	اسلام اور اشتراکیت (اردو)	۲۵
۷۰	اسلام اور اشتراکیت (انگریزی)	۳۵
۷۱	احمدی مسلمان ہیں	۱۵
۷۲	پیغام صلح اردو	۱۵
۷۳	ہمارے عقائد	۱۵
۷۴	عیسائی بھائیوں کو نصیحت (انگریزی)	۶
۷۵	احمدیت کا پیغام (گجراتی زبان میں)	۴
۷۶	الفضل جوبلی نمبر	۵
۷۷	خاتم النبیین کے معنی	۱۵
۷۸	سیرت النبی انگلش	۲۵
۷۹	زمانہ کا اوتار (بنگالی زبان میں)	۱۷
۸۰	وہی ہمارا کرشن (بنگالی زبان میں)	۱۷
۸۱	تبلیغ کی اہمیت	۱۳
۸۲	سیرت خلیفۃ المسیح اردو	۱۳
۸۳	تحفۃ النصاریٰ	۲
۸۴	ہمارا مذہب	۱
۸۵	ضرورت مذہب	۱۲
۸۶	الکفر فی عالم من تبلیغ اسلام	۶
۸۷	شرائط بیعت (انگریزی)	۱
۸۸	وصیت فارم (مع ہدایات)	۵
۸۹	بیعت فارم اردو	۹

سیلاب کی تباہ کاریاں (بقیہ صفحہ ۲)

خبری گذارش ملک نندہ نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ امسال سیلاب سے مجموعی طور پر ۲۰۰۰ اشخاص ہلاک اور ۱۷ ہزار مویشی تلف ہو گئے ۲ لاکھ مکان سیلاب سے بالکل تباہ ہو گئے۔ یا انہیں بھاری نقصان پہنچا۔ سیلابوں سے ایک کروڑ۔ ۲ لاکھ اشخاص بے گھر ہو گئے اور اس طرح کل ملا کر ۹۰ کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ (پرتاپ ۱۲)

ان خبروں کو پڑھ کر بعض لوگوں کو قدرت نے غور و فکر کا مادہ عطا فرمایا ہے۔ سنجیدگی سے ان آفات سماوی کی اصلیت و کنہ پر غور کریں بے شک انسان تو اپنے متعلق صحیح اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور بسا اوقات وہ غیر شعوری طور پر ان کے حصول کی کوشش میں ایسے سامان کر لیتا ہے جو اس کی تباہی کے موجب ہوں لیکن یہ کیا کہ خالق کائنات کی طرف سے ایک مدت سے لگاتار ایسے حوادث ظاہر کئے جا رہے ہیں آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

ایسے وقت میں بعض مقدسوں کی باتیں ہمارے کانوں میں گونجتی ہیں جن کے سچا ہونے اور اس کی باتوں کے پختہ ہونے میں کسی طرح کا کلام نہیں۔ ان مقدسوں کا کہنا ہے کہ دنیا کی بد عملی۔ بے راہ روی گناہوں اور پاپ میں حد سے زیادہ گزر جانے سے، ماں سے زیادہ محبت رکھنے والے خالق و مالک کی خفگی کا موجب ہوا کرتی ہے۔ جو دنیا میں آفات کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ اس سلسلہ آفات و مصائب کے آغاز سے پہلے خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ انسان نے دنیا کو اصلاح کی طرف متنبہ کر دیا تھا۔ لیکن افسوس کہ اس نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کا ریفارمر اور مصلح بنا کر بھیجا آپ نے آج سے ایک لمبا عرصہ پہلے نہایت ہی واشگاف الفاظ میں فرمایا:-

"دنیا میں ایک عظیم الشان نبی انسانوں کی اصلاح کیلئے آیا یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس نے اس سچے خدا کی طرف لوگوں کو بلایا جس کو دنیا بھول گئی تھی۔ لیکن اس زمانہ میں اس کامل نبی کی ایسی توہین اور تحقیر کی جاتی ہے جس کی نظیر کسی زمانہ میں نہیں مل سکتی پھر خدا نے چودہویں صدی کے سر پر اپنے ایک بندہ کو یعنی لکھنے والے کو بھیجا تا اس نبی کی سچائی اور عظمت کی گواہی دے اور خدا کی توحید اور تقدیس کو دنیا میں پھیلا دے اس کو بھی گالیوں کا نشانہ بنایا گیا سو یہ جیسے دن جو زمانہ دیکھ رہا ہے وہ

اس کا یہی باعث ہے کہ لوگوں میں خدا کا خوف نہیں رہا اور شہوات نفسانی تیز ہو گئیں ہر ایک جوش [illegible] تیری خدا کی عظمت ان لوگوں کے دلوں میں نہیں " (نسیم دعوت تصنیف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

احمدیہ دارالمطالعہ کوسگی (دکن)
کے منیجر کی ایک ڈپٹی منسٹر سے ملاقات

مکرم سید حفیظ الدین صاحب احمدی نے اپنے قصبہ کوسگی ضلع محبوب نگر دکن میں ایک احمدیہ دارالمطالعہ قائم کر رکھا ہے۔ اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا لٹریچر رکھا گیا ہے جس سے یہاں کے مقامی دوست فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس دارالمطالعہ کا کرایہ اور بعض اخراجات محترم جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنت کنٹہ دکن ادا فرماتے ہیں۔ سید صاحب موصوف نے حیدر آباد کے ایک سابق ڈپٹی منسٹر کی کوسگی میں آمد پر ان سے ملاقات کی۔ اور لٹریچر پیش کیا۔ یہ خبر روزنامہ "نظام گزٹ" حیدر آباد دکن مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ پر یوں شائع ہوئی ہے:۔

"یہ کوسگی ہے"

حیدر آباد سے شری آر کے سام سابق سابق ڈپٹی منسٹر ۵ نومبر ۱۹۵۶ء ۲ بجے دن کوسگی تشریف لائے۔ ۵ بجے شام سید حفیظ الدین صاحب احمدی کو ملاقات کا شرف بخشا دوران ملاقات میں چند انگریزی۔ ہندی تبلیغی ٹریکٹ بطور تحفہ پیش کئے۔ موصوف نے بڑی خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ اثناء گفتگو میں فرمایا کہ مکمل قرآن شریف اور بائیبل کا مطالعہ اپنے حوصلہ وبساط کے موافق کیا ہے۔ تعلیمات بڑی اچھی ہیں۔ ان تعلیمات پر اگر لوگ چلیں تو یقیناً دنیا میں فلاح پا سکتے ہیں"۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ہندوستان
توجہ فرمائیں

دفتر ہذا کی طرف سے ایک ضروری سرکلر تمام مجالس خدام الاحمدیہ ہندوستان کی خدمت میں بھجوایا گیا تھا جس میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مجالس مقامی طور پر تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کے لئے یہ انتظام کریں کہ وفود کی صورت میں جماعت کے فرد فرد تک پہنچ کر وعدے لیں اور پھر ان وعدوں کے مطابق چندوں کی جلد از جلد وصولی کا انتظام کریں۔ اور اس وقت تک اس جدوجہد کو جاری رکھیں کہ تحریک جدید کے سو فیصدی چندے وصول ہو جائیں۔

آئندہ خدام الاحمدیہ کا انعامی جھنڈا دیتے وقت مجالس کی ان سرگرمیوں کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

نتیجہ امتحان سیرۃ المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کتاب سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرتبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امتحان کا نتیجہ قبل ازیں اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں باقی ماندہ احباب کے نتیجہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔

رول نمبر	نام	نام جماعت	نمبر حاصل کردہ
۱۳۲	مکرم نقی خان صاحب	چودوار کٹک	۳۴/۱۰۰ پاس
۱۳۳	مکرم فضل الرحمٰن صاحب	"	۳۳/۱۰۰ "
۱۳۴	مکرم شمس الحق صاحب	"	۳۷/۱۰۰ "
۱۳۵	مکرم لطف الرحمٰن	"	۳۰/۱۰۰ "
۱۳۶	مکرم شریف احمد صاحب	"	۷/۱۰۰ فیل

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

کلکتہ یونیورسٹی کی صد سالہ برسی
اور مخلصین جماعت کی خدمت میں ایک نہایت ضروری اپیل

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے تحریر فرمایا۔ کہ ماہ جنوری کے نصف اول میں کلکتہ یونیورسٹی کی صد سالہ برسی منائی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر مختلف ممالک اور یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز شریک ہو رہے ہیں۔ جماعت کلکتہ یہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ ان تمام نمائندگان کو جن کی تعداد ۱۲۵ ہوگی سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا جائے۔ بالخصوص قرآن کریم انگریزی کا ایک ایک نسخہ تحفۃً دیا جائے۔

لہٰذا استطاعت رکھنے والے مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جو احباب کے پاس انگریزی قرآن کریم موجود ہو اور وہ بھجوانا چاہتے ہوں۔ وہ براہ راست مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

M. Mohd Shamsuddin sahib
15 New Tengra Road Calcutta 15

اور اگر ہندوستان کے احباب رقم بھجوانا چاہتے ہوں تو ایک نسخہ کا ہدیہ -/۱۵ روپے ہے۔ پاکستانی احباب رقوم دفتر حفاظت مرکز ربوہ کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

کارروائی مقدمہ کنج لال

قریباً پون سال قبل کنج لال نے جو ایک نہایت ہتک آمیز ٹریکٹ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات کے متعلق شائع کیا تھا۔ اور سرکاری طرف سے اس پر مقدمہ چل رہا ہے۔ ۱۱ دسمبر کو بٹالہ میں جناب سردار جسپال سنگھ صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں استغاثہ کی طرف سے فائسلد کی بقیہ شہادت طلب ہوئی اور پھر بحث پر جرح ہوئی۔ بی۔ ایس۔ آئی کے علاوہ ہماری طرف سے لالہ پشوری لال صاحب وکیل اور اس کی طرف سے چوہدری محکم چند صاحب وکیل پیروکار تھے۔ بقیہ جرح ۱۰ جنوری پر ملتوی ہوئی جو بمقام ملی دال ہوگی۔

احباب کرام سے پر زور دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

فہرستیں جلد بھجوا دیں

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریان تعلیم و تربیت و مبلغین صاحبان سے درخواست ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر کتاب "منصب خلافت" کے امتحان میں شامل ہونے والے احباب کی فہرستیں جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ انہیں ریکارڈ کرتے ہوئے اس کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔

۲۰ جنوری کو امتحان ہو رہا ہے اس امتحان میں شمولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو تیار کیا جائے۔ کتاب "منصب خلافت" مولوی ۲ / فی نسخہ عبدالعظیم صاحب تاجر کتب سے براہ راست منگوائیں

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

دمشق ۱۲ دسمبر۔ شام پارلیمنٹ کے نیشنل پارلیمنٹ کے سالانہ اجلاس میں ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ وہ بغداد پیکٹ کی ہر حالت میں مزاحمت کریں گے۔ وہ عرب ممالک کی بھر پور آزادی میں امداد کریں گے۔ اعلان میں کہا گیا کہ شام اور مصر سے عرب ممالک کے تحفظ کے لئے ہر طرح سے تیار کیا جائے۔ ممبران پارلیمنٹ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ملک کے تحفظ کے لئے اپنے اوقات میں بھی کمی کریں۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

پیرس۔ ۱۲ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ سیٹو ممالک سے اس سلسلہ میں بات چیت کر رہا ہے۔ کہ ویٹ کانگوں کی جنگ پر پابندی لگا دی جائے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور۔ برطانیہ۔ فرانس اور کینیڈا سے اس سلسلہ میں بات چیت کرنے کے بعد مسٹر بلگانن کے سامنے تجویز رکھیں گے۔

نئی دہلی۔ ۱۲ر دسمبر۔ آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ شری نہرو کو اپنے دورہ امریکہ کے دوران میں اتحادی سبھا کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ آپ دنیا کے پہلے سیاستدان ہیں جو جنرل اسمبلی سے دوسری بار خطاب کریں گے۔ خیال ہے۔ کہ آپ ۲۰ر دسمبر کو جنرل اسمبلی کی میٹنگ میں تقریر کریں گے۔

نئی دہلی ۱۲ر دسمبر۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی دو روزہ میٹنگ آج یہاں ختم ہوگئی۔ اس نے انتخابی چینی فیسٹو کو آخری شکل دے دی ہے۔ چینی فیسٹو اندور میں منعقد ہونے والے کانگرس کے باسٹھویں اجلاس میں شائع ...

کر دیا جائے گا۔ اس میں بھارت سرکار کی خارجہ اور داخلہ پالیسی کی تصدیق کی جائے گی۔ اور اس ملک کی جدوجہد آزادی کی مختصر سی تاریخ بھی بتائی جائے گی۔ پچھلے پانچسالہ پلان کی کامیابی کے ذکر کے علاوہ دوسرے پلان کی موٹی موٹی باتیں اور بنیادی مقاصد اور نشانوں کا بھی اندراج کیا جائے گا۔ اور سوشل تعلیمی، کلچرل اقتصادی اور سیاسی مسائل کے متعلق کانگرس کے نقطہ نظر کی وضاحت کی جائے گی۔

نیویارک ۱۲ر دسمبر۔ آج اتحادی اسمبلی میں ایشیائی اور افریقی گروپ نے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس میں یہ تجویز کی گئی تھی۔ کہ سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرسولڈ ماسکو جائیں اور وہاں ہنگری کی صورت حالات کے متعلق حکومت روس سے گفت و شنید کریں۔

قاہرہ ۱۲ر دسمبر۔ باخبر مصری حلقوں نے بیان کیا ہے کہ اتحادی اسمبلی نے مصر کا یہ مطالبہ منظور کر لیا ہے کہ نہر سویز کو صاف کرنے میں برطانیہ اور فرانس کا کوئی عملہ حصہ نہ لے

دمشق ۱۲ر دسمبر۔ شام کے وزیر خارجہ مسٹر صالح نے ایک انٹرویو میں کہا کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر سہروردی اور ترکی کے وزیر اعظم مسٹر مینڈریس نے جو اعلان کئے ہیں وہ ابھی تک ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں ترکی اور پاکستان کے اخبارات ہیں ابھی تک عرب ممالک پر نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ مسٹر صالح نامہ نگاروں کے اس سوال کا جواب دے رہے تھے۔ کہ کیا شام پر جارحانہ کارروائی کا خطرہ کم ہو گیا ہے۔ وزیر خارجہ شام نے مزید کہا کہ اس قسم کی حملوں کی موجودگی میں شام پہلے سے زیادہ ہوشیار اور بیدار رہے گا۔ اور ہر امکانی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ معاہدہ بغداد سے عرب ممالک کے لئے تباہی اور مصیبت نازل ہوئی ہے۔

لندن ۱۱ر دسمبر۔ ہاؤس آف کامنز نے گولڈ کوسٹ کو کامن ویلتھ کے اندر ۶ مارچ ۱۹۵۷ء سے آزادی دینے کے فیصلہ کی منظوری دے دی ہے یہ بل ووٹنگ کے بغیر ہی اتفاق رائے سے منظور کر دیا گیا۔

نئی دہلی۔ ۱۲ر دسمبر۔ لوک سبھا میں وزیر برائے داخلہ امور شری بی این داتار نے بتایا کہ مرکزی سرکار نے صوبائی سرکاروں کو ہدایات دی ہیں۔ جن میں کہا گیا ہے کہ سرکاری اور عدالتی کارروائیوں میں ذات کے امتیازات کا اندراج ترک کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں کارروائی صوبائی سرکاریں ...